REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

جلد ۴۰ — شمارہ ۴۰

ایڈیٹر:- عبد الحق فضل
قائمقام ایڈیٹر: محمد کریم الدین شاہد
نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک:-
بذریعہ ہوائی ڈاک:- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

ہفت روزہ بدر قادیان - ۱۴۳۵۱۶

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۲۳ ربیع الاول ۱۴۱۲ ہجری — ۳ اخاء ۱۳۷۰ ہش — ۳ اکتوبر ۱۹۹۱ء

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔
احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصدِ عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

صرف مسلمانوں میں ہی نہیں بلکہ غیر مسلموں میں بھی قیام امن کی کوششیں کریں

سب تدبیروں سے بڑھ کر مؤثر تدبیر دعا ہے پس دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے نصرت طلب کرتے رہیں!

پیغام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقعہ اجتماع مجلس انصار اللہ اڑیسہ (بھارت)

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

(خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ)

پیارے برادران ممبران مجلس انصار اللہ اڑیسہ (بھارت)

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ آل اڑیسہ مجلس انصار اللہ کا اجتماع امسال ۱۱-۱۲ مئی کو منعقد ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر پہلو سے بہت بابرکت فرمائے۔

جماعت اڑیسہ کو ہندوستان کی جماعتوں میں کئی لحاظ سے اہم مقام حاصل ہے۔ ایک تو جہاں تک میرا علم ہے تعداد کے لحاظ سے ہندوستان کے تمام صوبوں میں اڑیسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اوّل نمبر پر ہے اور ماشاء اللہ دیہات کے دیہات بلکہ بعض قصبات بھی تقریباً پورے کے پورے احمدی ہیں۔ علاوہ ازیں دوسرا امتیاز جو بہت ہی دلربا ہے اور باقی ہندوستان کی جماعتوں کے لئے ایک نیک نمونہ ہے وہ اس وقت میرے سامنے آیا جب میں نے اس بات کے تفصیلی جائزے لئے کہ ہندوستان کی جماعتوں میں حسب توفیق چندوں میں کونسی جماعتیں معیار کے مطابق قربانی میں حصہ لے رہی ہیں اور باقاعدہ ہیں۔ تو یہ معلوم کرکے بہت خوشی ہوئی کہ اگرچہ اڑیسہ کی جماعت بالعموم غرباء اور معمولی نوکری پیشہ لوگوں پر مشتمل ہے لیکن شرح کے مطابق اور باقاعدہ چندے دینے کے لحاظ سے سارے ہندوستان میں اس کے برابر کوئی اور صوبہ نہیں۔ اور بھی بہت سے امور ہیں جن میں صوبہ اڑیسہ کو اللہ تعالیٰ نے روحانی فضلوں اور انعامات سے نوازا ہے۔

جہاں یہ سب انعامات ہیں وہاں احمدیت کا سب سے زیادہ کٹر اور متعصب معاند بھی صوبہ کی بدقسمتی سے آپ ہی کے صوبہ میں خدا تعالیٰ کے مقدس بندوں کے خلاف زہر افشانی کرتا رہا ہے اور اب بھی کرتا ہے۔ جو واردات اس صوبہ میں گزری ہیں اور ہندوستان میں مسلمانوں پر بالعموم سخت ابتلاؤں کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے اس پر اگر آپ غور کریں تو اس کا آغاز انہی مولوی صاحب کا مباہلہ کے متعلق تعلّیوں اور شیخیوں کے بعد شروع ہوا۔ پس ایسے علماء نہ صرف اپنے صوبہ کے لئے مصیبت بن گئے بلکہ سارے ہندوستان کے لئے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو بھڑکانے کا موجب بن گئے۔ بعض اور صوبوں میں بھی خدا ہموجود ہیں مگر اڑیسہ والے صاحب کا اپنا ایک مقام ہے۔ اللہ ان لوگوں کو ہدایت دے۔ اور جہالت کی زندگی کو رُشد کی زندگی میں بدل دے۔ اور جہالت کی ظالم موت سے بچائے۔ لیکن اگر ان کے مقدر میں یہ سعادت نہیں تو پھر ہندوستان کے بیکس اور مظلوم مسلمانوں کو ان کے اعمال اور ظالمانہ رویّوں کے وبال سے نجات بخشے۔ اور جماعت احمدیہ کو بھی ایسے قومی ابتلاؤں میں ثابت قدم رکھے جن میں اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کی طرح وہ بھی ضرور کچھ نہ کچھ تکلیف میں مبتلا کئے جاتے ہیں اور کئے جاتے رہیں گے۔ اسی طرح میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحیح ردّ عمل کے دکھلانے اور صراطِ مستقیم پر مستحکم رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ظلم کے مقابل پر ظلم کرنے والے نہ ہوں۔

جہاں آپ احمدیوں اور دیگر مسلمانوں کی تکلیف سے دکھ محسوس کرتے ہیں وہاں غریب ہندو عوام کی تکلیفوں سے بھی دکھ محسوس کریں۔ صبر اور رحم کرنے والے ہوں اور صبر اور رحم کی تلقین کرنے والے ہوں۔ اس جہت سے مجلس انصار اللہ اڑیسہ ایک بہت ہی اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ انصار اللہ کو صبر اور رحم کی نصیحت باقیوں سے زیادہ زیب دیتی ہے اور وہ خدام کی نسبت زیادہ اہلیت رکھتے ہیں کہ صرف مسلمانوں ہی میں نہیں بلکہ غیر مسلموں میں بھی قیام امن کی کوششیں کریں۔ اور ایسی نصیحتیں کریں کہ دل نرم پڑیں اور لوگ ظالمانہ انتقام کی بجائے رحم کی طرف مائل ہوں اور ہر انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کریں۔

آپ میں سے جو صاحب اثر ہیں وہ صوبہ کے صاحب اثر لوگوں سے مل کر ان کو نیک نصیحت کریں۔ گویا ہر شخص اپنی استطاعت کے مطابق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے عظیم جہاد میں شامل ہو۔ آخر پر میں انصار اللہ اڑیسہ کو یاد دلاتا ہوں کہ سب تدبیروں سے بڑھ کر مؤثر تدبیر دعا ہے۔ پس دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے نصرت طلب کرتے رہیں۔ اور اپنے صوبہ کے لئے بالخصوص مغفرت اور رحم کی دعا مانگیں۔ انسان کا انسان سے لڑنا اور ایک دوسرے پر ظلم کرنا اور ایک دوسرے کی تکلیف اور دکھ پر خوشی محسوس کرنا ایک ایسی انسانیت سے گری ہوئی چیز ہے کہ دنیا کا کوئی سچا مذہب بھی ایسے لوگوں کو سینے سے نہیں لگا سکتا۔ صرف یہی نہیں بلکہ جانور بھی دوسرے جانور کی تکلیف سے لذّت محسوس نہیں کرتے۔

پس دعاؤں اور نیک نصیحتوں کے ذریعہ فساد کو امن میں بدلنے کی ہر ممکن کوشش کرتے رہیں۔ اس علاقہ میں مذہب، قوم، ملت اور انسانیت کا آج سب سے بڑا تقاضا یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ دکھوں کو راحت میں بدل دے اور اندھیروں کو روشنی میں بدل دے۔

جس طرح اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو یہ توفیق عطا فرماتا ہے کہ اپنے مظلوم بھائیوں کی حتی المقدور مدد کرتی ہے اور انہیں بے سہارا نہیں چھوڑتی، کاش نفرت کی تعلیم دینے والے مُلّاں بھی کم سے کم اپنے ساتھ منسلک ہونے والے بھائیوں کی ہی ایسے موقعہ پر مدد کیا کریں اور ان کو بے سہارا اور بے یار و مددگار نہ چھوڑا کریں۔ تاکہ ان کے ماننے والے خاتم المسلمین پر اس آیت کریمہ کا اطلاق ہو جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے متبعین کے بارہ میں نازل ہوئی۔ سورۃ محمد میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ مَوْلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" کہ اللہ مومنوں کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا اور مشکلات کے وقت ان کی نصرت فرمائی جاتی ہے۔

(باقی دیکھئے ص ۲ کالم نمبر ۳-۴ پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- نگران بورڈ بدر قادیان۔

لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام

قادیان میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت انعقاد

رپورٹ مُرتّبہ :- محمد نسیم خان نائب ایڈیٹر اخبار بدر

قادیان ۲۲؍ تبوک (ستمبر) - الحمد للہ ایک بار پھر اللہ تعالیٰ نے ہماری زندگیوں میں یہ خوشی کا دن دکھایا کہ ہم حسب سابق اپنے جان و دل سے پیارے آقا حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت باسعادت منانے کی توفیق ملی۔ آج صبح سے قادیان کی فضا خوشیوں سے معمور نظر آ رہی تھی۔ ابھی صبح نمودار نہیں ہوئی تھی کہ خدام و اطفال گلیوں میں لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ خوش الحانی سے صلِّ علےٰ نبیّنا صلِّ علیٰ محمد کا ورد کرتے ہوئے احباب کو نمازِ تہجد کے لئے بیدار کرنے لگے۔ اسی طرح بعد نمازِ فجر منارۃ المسیح سے بذریعہ لاؤڈ اسپیکر نعتیہ منظوم کلام کے کیسٹس سنائی گئیں۔ اس موقعہ پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے جملہ ادارہ جات میں تعطیل رہی۔

اعلان شدہ پروگرام کے مطابق ٹھیک ۸ بجے مسجد اقصےٰ میں لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام پوری شان و شوکت و جذبۂ احترام و عقیدت کے ساتھ جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیرِ صدارت محترم مولانا جلال الدین صاحب نیّر ناظر بیت المال آمد قادیان منعقد کیا گیا۔ جلسہ میں تمام افرادِ جماعت شریک ہوئے۔ خواتین کے لئے علیحدہ مسجد مبارک میں انتظام تھا جہاں لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ وہ جلسہ کی کارروائی سن رہی تھیں۔

جلسہ کا آغاز مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعدہٗ عزیز عطاء اللہ ناصر صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ منظوم کلام ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نورسارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ

کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اخلاقِ فاضلہ کی جامع و عارفانہ تعریف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں بیان کرتے ہوئے آیاتِ قرآنیہ کی توضیح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ حمیدہ پر نہایت عمدہ روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ جب ہم آنحضرت صلعم کے اخلاقِ فاضلہ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں آپ کی ذاتِ بابرکات کے ہر شعبہ میں حضرت عائشہؓ کا یہ قول کہ "کان خلقہ القرآن" من وعن چسپاں ہوتے ہوئے دکھائی دیتا ہے۔ اس تسلسل میں آنحضرت صلعم کے اخلاق فاضلہ سے متعلق آپ کی حیاتِ طیبہ کے کئی واقعات بیان کئے۔ خصوصاً سفرِ طائف اور فتحِ مکہ کے مواقع پر ذاتِ نبویؐ سے خُلقِ عظیم کے جو جلوے نمودار ہوئے اس کا نہایت دلکش انداز میں ذکر کیا۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم چوہدری حکیم بدر الدین صاحب عامل درویش سابق نائب ناظر وقفِ جدید قادیان نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت مبلّغِ اعظم

کے عنوان پر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ یوں تو ہر نبی نے تبلیغ کا کام سرانجام دیا۔ لیکن جو عظیم الشان تبلیغی کارہائے نمایاں آپ کی ذات سے صادر ہوئے اس کی نظیر ہمیں کہیں نہیں ملتی۔ اسلام کے ابتدائی دَور کا نقشہ کھینچتے ہوئے آپ نے ان صحابہ کرامؓ کا ذکر فرمایا جو ابتدائے اسلام میں ایمان لائے۔ اسی طرح رسول اللہ صلعم کے ابتدائی تبلیغی حالات جو آپؐ نے اپنے گھر سے شروع کر کے اپنے اقرباء و احباب اور دوسرے قبائل کو پیغامِ حق پہنچایا، کا تذکرہ کرتے ہوئے تبلیغ کے راستہ میں آپؐ کو جو رکاوٹیں پیش آئیں ان کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ مقرر موصوف نے ایامِ حج میں یثرب (مدینہ) کے لوگوں کو آپؐ کا تبلیغ کرنا اور مختلف قبائل کے تبلیغی دوروں کا ذکر کرتے ہوئے سفرِ طائف کے واقعات کا مؤثر انداز میں تذکرہ کیا۔ اور بتایا کہ آنحضرت صلعم نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ تبلیغِ اسلام میں صرف فرمایا اور جو کامیابی آپؐ کو اس راہ میں ملی وہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ جب آپؐ کا وصال ہوا تو اس وقت سارا عرب آغوشِ اسلام میں آ چکا تھا۔ اتنا عظیم روحانی انقلاب اس بات کا ثبوت ہے کہ آپؐ یقیناً مبلّغِ اعظم ہیں۔

اس کے بعد عزیز سلطان صلاح الدین کبیر صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ نے حضرت مصلح موعودؓ کے منظوم کلام ؎

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے

کے چند اشعار خوش الحانی سے سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

بعدہٗ اس جلسہ کے آخری مقرر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کو صدرِ جلسہ نے سامعین سے خطاب کرنے کی دعوت دی۔ آپ نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ اور روحانی تاثیرات

کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آیت خاتم النبیین کی تشریح میں بتایا کہ اس میں آنحضرت صلعم کی ذات سے یہ اعتراض دور کیا گیا کہ آپؐ نعوذ باللہ ابتر ہیں! کیونکہ کوئی اولادِ نرینہ آپ کی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اب روحانیت کے میدان میں کوئی بھی انعام اور نعمت حضورؐ کی فرزندگی میں داخل ہوئے بغیر حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ روحانی اعتبار سے اب دیگر سارے مذاہب ابتر ہیں کیونکہ پندرہ سو سال کے عرصہ میں کوئی ایک نظیر بھی ایسی نہیں ملتی کہ کسی نے آنحضرت صلعم کی پیروی کے بغیر خدا تعالیٰ سے شرفِ مکالمہ و مخاطبہ حاصل کیا ہو۔ اس کے مقابل پر امتِ محمدیہ میں ہزاروں اولیاء اللہ نے یہ شرف پایا اور موجودہ دور میں اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلعم ہی کے فرزند جلیل کو مسیحیت و مہدویت کے گراں قدر منصب پر فائز فرمایا۔ فاضل مقرر نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پیدا شدہ عظیم روحانی انقلاب کو آپؐ کی قوتِ قدسیہ و روحانی تاثیرات کے ثبوت میں پیش کیا کہ ۳۶۰ بتوں کے پجاری خدائے واحد کے پرستار بن گئے۔ وحشی صفت عرب نہ صرف انسان بلکہ با اخلاق اور خدا نما انسان بن گئے۔ پانچ وقت شراب کے نشہ میں دھت رہنے والے پانچ وقت بارگاہِ الٰہی میں سربسجود رہنے لگے۔ اور فدائیت، ایثار و قربانی کا وہ اعلیٰ نمونہ پیش کیا جس کی نظیر دوسری امتوں میں نظر نہیں آتی۔ اس ضمن میں فاضل مقرر نے بعض ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ اور بتایا کہ حضور صلعم کی یہ قوتِ قدسیہ اور روحانی تاثیرات قیامت تک جاری و ساری ہیں۔ اور یہ امتیاز کسی اور نبی کو حاصل نہیں۔

بعد ازاں تین اطفال نے سلام بحضور سیّد الانام صلی اللہ علیہ وسلم

علیک الصلوٰۃ علیک السلام

خوش الحانی سے سنایا۔ نمایاں آواز عزیز محمد نور الدین کی تھی ان کے ساتھی عزیز طارق احمد ربانی اور عزیز حبیب احمد حبیب تھے۔

صدارتی خطاب

جلسہ کے آخر میں محترم صدرِ جلسہ نے اپنے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ وہ قوم جس کے بارے میں قرآن کریم نے یہ فرمایا ہے کہ اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ یعنی وہ چوپایوں کی طرح تھے بلکہ اس سے بھی بدتر ان کی حالت تھی، وہی قوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تربیت کے نتیجے میں ایسی بن گئی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق فرمایا یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا۔ کہ وہ اپنی راتیں سجدہ و قیام میں گزارتے ہیں۔

اپنی تقریر کے تسلسل میں صدرِ جلسہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں سے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ و اخلاقِ حمیدہ پر مشتمل تھے۔

اس کے بعد دعا کے ساتھ آپ نے جلسہ کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

★ — خوشی کے اس موقعہ پر بعد نمازِ عصر احمدیہ گراؤنڈز میں خدام و اطفال کے دلچسپ کھیلوں کا انتظام بھی کیا گیا۔ اسی طرح سرِ شام ہی سے منارۃ المسیح کی پاور لائٹس بھی روشن کر دی گئی تھیں جو دیر رات گئے تک روشن رہیں اور بزبانِ حال یہ کہہ رہی تھیں کہ وقت آگیا ہے کہ فرمانِ خداوندی وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّھَا کے مطابق نورِ محمدؐ کی ضیاپاشیاں معمورۂ عالم پر محیط ہو جائیں گی اور شرک و الحاد کی تاریکیاں مٹ جائیں گی۔

دُعا ہے کہ اللہ ہم سب کو ہمیشہ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق عمل پیرا رہنے کی توفیق دیتا چلا جائے اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن۔

ضروری گذارش

قارئین کرام سے گذارش ہے کہ ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق خط و کتابت مینجر صاحب بدر سے کریں۔ مضمون نگار حضرات اور رپورٹیں مرتب کرنے والے احباب صفحہ کا نصف حصہ حاشیہ چھوڑ کر تحریر فرمائیں (ادارہ)

پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ...... بقیہ صفحہ اوّل

کاش مذہبی رہنما عامۃ المسلمین کو قومی تکلیفوں اور مصائب میں اس طرح بے یار و مددگار نہ چھوڑ دیا کریں کہ ان پہ آیتِ کریمہ کا یہ حصہ اطلاق پاتا ہوا دکھائی دینے لگے کہ :

" وَاَنَّ الْکَافِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَھُمْ "

خدا کرے کہ ہمارے سب مسلمان بھائی اللہ کی ولایت میں آجائیں اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی ان سے وہ سلوک نہ کرے جس کا آیت کے دوسرے حصہ میں ذکر فرمایا گیا ہے۔

وَالسَّلَام

خاکسار

(دستخط) مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

خطبۃ جمعۃ المبارک

جو نظامِ جماعت کی عزت نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے اگر وہ یہ کہے کہ میں خلیفہ وقت کی عزت کرتا ہوں

سچی اطاعت ادب کے بغیر ممکن نہیں ہے وہ کھوکھلی رسمی اطاعت کوئی حیثیت نہیں رکھتی جو ہمیشہ اطاعت کرنیوالے کیلئے خطرہ بنی رہتی ہے

یاد رکھیں ہم بحیثیتِ مجموعی اس صدی کے امام بنائے گئے ہیں آج کی غفلتیں آنیوالے سَو سالوں پر اثر انداز ہوں گی

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳۰ ظہور ۱۳۷۰ ہش مطابق ۳۰ اگست ۱۹۹۱ء بمقام ناصر باغ گروس گیراؤ - جرمنی

حضور انور ایدہ اللہ الودود کا یہ بصیرت افروز غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ادارہ بدر کلیتہً اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ (قائمقام ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور اقدس نے فرمایا:

گذشتہ خطبہ میں مَیں نے ایک نیا سلسلہ مضامین کا شروع کیا ہے جس کا تعلق تقویٰ سے ہے۔ میں یہ بیان کر رہا تھا کہ تقویٰ کی کمی کے نتیجہ میں یا خود اپنی حالت سے غفلت کے نتیجہ میں اور آخری تجزیہ کے طور پر دراصل یہ ایک ہی چیز کے دو مختلف نام ہیں، انسان بسا اوقات ایسی غلطی کرتا ہے اور اُس غلطی پر اصرار کرتا چلا جاتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں خود بھی ٹھوکر کھاتا ہے اور اگر وہ معاملہ جماعت کے نظام سے تعلق رکھتا ہو تو کثرت سے دوسروں کیلئے بھی ٹھوکر کا موجب بن جاتا ہے۔ اور اسی طرح دُنیا میں آئے دن فتنے پلتے اور سر اُٹھاتے ہیں۔ جہاں تک انفرادی غلطیوں کا تعلق ہے انسان کا اپنے خُدا سے معاملہ ہے اور انفرادی غلطی خواہ کتنی بڑی ہی کیوں نہ ہو اُس کو وہ اہمیت حاصل نہیں جو جماعتی غلطی کو ہے۔ کیونکہ جماعتی غلطی کے نتیجہ میں نظام برباد ہوتا ہے اور آئندہ کے لئے نسل در نسل لوگوں کے لئے ٹھوکر کھانے کے سامان پیدا ہوتے ہیں ایک آدمی نہیں ڈوبتا بلکہ ہزاروں لاکھوں بعض دفعہ کروڑوں کو لے ڈوبتا ہے۔ گذشتہ کچھ عرصہ سے میرا طریق یہ رہا ہے کہ جماعتوں میں جب بھی اس قسم کے فتنوں نے سر اٹھایا پیشتر اِس کے کہ وہ سر اٹھاتا اُن فتنوں کی خوب اچھی طرح بیخ کنی کرنے کی توفیق ملی۔ لیکن یہ معاملہ میرے اور اُن جماعتوں کے درمیان خط و کتابت کی حد تک ہی محدود رہا۔ اب میں سمجھتا ہوں، کہ یہ ایسے معاملات ہیں کہ ساری جماعت کے علم میں آنے چاہئیں اور

ساری جماعت کو معلوم ہونا چاہیے کہ فتنہ کیا ہے؟

کس طرح پلتا ہے، کس طرح سر اُٹھاتا ہے اور کس طرح بعض دفعہ بڑے بڑے متقی نظر آنے والے انسان خود اپنے نفس کے دھوکوں میں مبتلا ہو کر ساری جماعت کے لئے ایک ابتلا بن جاتے ہیں اور شیطان کے لئے ایک آلۂ کار بن جاتے ہیں۔ بعض ایسے شخص عمداً بالارادہ بھی ایسی شرارت کرتے ہیں مگر وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں شاذ کے طور پر کہیں ہوں گے لیکن بہت سے ایسے ہیں جو اپنی بے وقوفی کے نتیجہ میں آنکھیں بند کرنے کے نتیجہ میں، تقویٰ کی کمی کے نتیجہ میں ایسی غلطیوں کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں، اور مستقلاً میرے لئے جماعت کی خاطر ایک پریشانی پیدا کرتے رہتے ہیں۔

آج کے خطبہ میں جماعت احمدیہ جرمنی سے متعلق مَیں بعض باتیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ جو اکثر آپ احباب کے علم میں نہیں ہیں۔ ایک لمبے عرصہ سے مَیں یہ محسوس کر رہا تھا کہ آپ کی مجلس عاملہ اپنے امیر کا پوری طرح احترام نہیں کرتی اور اُس میں ایسے عناصر موجود ہیں جو ایک دوسرے کو حقارت سے دیکھتے اور ایک دوسرے کی تذلیل کرنے کی کوشش کرتے اور امیر کی عزت اور احترام کا خیال رکھے بغیر مجلس میں اس قسم کی آزادانہ باتیں کرتے ہیں جو یقیناً بدتمیزی پر منتج ہو جاتی ہیں۔ ایک ایسی ہستی موجود ہو جس کا دل میں ادب اور احترام ہو جو نظام جماعت کی نمائندہ ہو اُس کے سامنے اونچی آواز کرنا ہی بدتمیزی ہے کُجا یہ کہ بغیر اُس کی اجازت کے آپس میں گفتگو شروع کر دیں۔ ایک دوسرے کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنائیں، ایک دوسرے پر بدظنیاں کریں اور مجالس عاملہ کے وقار کو مجروح کر دیں۔ اس قسم کی شکایات معین طور پر مجھے نہیں پہنچیں مگر بسا اوقات جب میں نے امیر صاحب سے حال پوچھا تو وہ چونکہ بہت ہی نیک مزاج، سادہ، شریف النفس انسان ہیں، شکایت کے عادی نہیں مگر بڑے درد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ شاید مجھے تجربہ نہیں شاید میں لاعلمی کی وجہ سے مجلس عاملہ کو سنبھال نہیں سکا اور ایسے ایسے واقعات ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ چند سال کے عرصہ میں کم از کم دو مرتبہ میں اس مجلس عاملہ کے ساتھ بیٹھا اور بڑی تفصیل کے ساتھ اُن کو سمجھایا کہ کیا بات غلط ہے کیا درست ہے۔ کیا آپ نے نہیں کرنی اور کیا بات کرنی چاہیئے اور اس معاملہ میں امیر کے وقار کو جماعت میں قائم کرنے کے لئے آپ کو مددگار ہونا چاہیئے۔ کن چھوٹی چھوٹی کمینی باتوں سے احتراز ضروری ہے اُس کے نتیجہ میں جماعت میں فتنے پیدا ہو سکتے ہیں اگر مجلس عاملہ بٹی رہے اور افتراق کا نمونہ بنی رہے تو باقی جماعتوں کی تربیت کیسے کرے گی؟ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ان باتوں کا کوئی خاص اثر مجلس عاملہ کے بعض ممبروں پر نہیں پڑا۔ اُس وقت تک مَیں نے یہ فیصلہ نہیں کیا تھا کہ پوری سختی کے ساتھ اب اِس فتنہ کو ہمیشہ کے لئے کچلا جائے گا۔ کیونکہ اُن میں سے ہر ممبر اپنی ذات میں اچھا دکھائی دیتا تھا، بہت خدمتیں کرنیوالا ہے، بظاہر جماعت کے ساتھ بہت ہی اخلاص اور قربانی کا تعلق رکھنے والا۔ اور ہر ایک یہ سمجھتا تھا کہ میرا قصور نہیں دوسرے کا قصور ہے۔ لیکن جب میں نے خوب کھول کر سارے معاملات اُن پر روشن کر دیئے اُس کے بعد مَیں نے یہ فیصلہ کیا کہ اب اگر پھر کوئی ایسی حرکت ہوئی تو محض نصیحت سے کام نہیں لیا جائے گا۔ جو میری ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے ڈالی ہے مَیں اُس کو ہر قیمت پر ادا کروں گا۔

اب نئے فتنہ کا آغاز اِس طرح ہوا کہ جلسہ سالانہ پر مکرم امیر صاحب جب مجھے ملنے کے لئے آئے تو اُن سے مَیں نے پوچھا کہ کیا حال ہے، کیسی آپ کی امارت چل رہی ہے؟ تو شدّت جذبات سے بے قابو ہو گئے اور بہت مشکل سے ضبط کرنے کے بعد مجھے یہ بتا سکے کہ کچھ عرصہ [redacted] ہوتے چلے آرہے تھے کہ جس کے نتیجہ میں یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ایک گروہ میرے مقابل پر کھڑا ہے۔ لیکن گذشتہ مجلس عاملہ میں جو مجلس شوریٰ کے بعد ہوئی۔ اُس میں میرے نائب امیر نے اور مربی انچارج نے میری نہایت خطرناک بے عزّتی کی ہے اور کھلے کھلے لفظوں میں باغیانہ روّیہ اختیار کرتے ہوئے میرے ساتھ بدتمیزی کا سلوک کیا گیا ہے۔ اِس کا تعلق چونکہ مجلس شوریٰ کی ایک کارروائی سے تھا اس لئے میں نے امیر صاحب سے گذارش کی کہ آپ اس معاملہ کو بالکل دل سے نکال دیں۔

اب یہ میرا کام ہے کہ میں فیصلہ کروں گا۔

آپ مجلس عاملہ کی کارروائی کی جو کیسٹ ہے وہ مجھے بھجوائیں تاکہ کسی ایک آدمی کی رپورٹ سے میں کوئی نتیجہ اخذ نہ کروں۔ مَیں اُس کارروائی کے متعلقہ حصّوں کو

سنوں گا۔ اور پھر براہ راست نتیجہ نکالوں گا۔ اس کے علاوہ میں نے ان سے یہ گزارش کی کہ چونکہ مجلس عاملہ کی کارروائی ریکارڈ نہیں ہوئی یعنی AUDIO ریکارڈ نہیں ہوئی، آواز کو محفوظ نہیں کیا گیا۔ اس لئے آپ اس کے متعلق مجھے اپنی تفصیلی رپورٹ لکھ کر دیں۔ اُن کی رپورٹ آنے کے بعد میں نے مربی انچارج کو اُس رپورٹ کی نقل بھجوائی اور اُن سے پوچھا کہ مجھے یہ بتائیے کہ اس رپورٹ میں آپ کی طرف جو باتیں منسوب کی گئی ہیں اُن میں سے کون کونسی غلط ہیں؟ اُن کا یہ جواب آیا کہ وہ باتیں تو غلط نہیں لیکن پوری تصویر واضح نہیں کی گئی۔ اس لئے مجھے اجازت دیں کہ میں تصویر کا دوسرا رخ بھی اُجاگر کردوں جو اس رپورٹ میں درج نہیں۔ میں نے کہا آپکو اجازت ہے آپ تفصیل سے مجھے لکھیں کہ کہاں کہاں امیر صاحب نے ایسی بات نہیں لکھی جو لکھنی چاہئے تھی۔ چنانچہ وہ رپورٹ بھی میرے سامنے آگئی۔

یہ آغاز ہوا ہے اس فتنہ کا جس کے نتیجہ میں پھر مجھے سخت کارروائی کرنی پڑی اور آپ کے بعض پرانے کارکنوں کو سلسلہ کے کاموں سے کلیۃً علیحدہ کردینا پڑا۔ لیکن اس سے پہلے کچھ اور پس منظر ہے وہ بھی میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں۔ جب سابقہ مبلغ انچارج جن کے ساتھ یہ معاملہ ہوا۔ یا جو اس جھگڑے کے بانی مبانی بنے اُن کا تبادلہ میں نے جرمنی میں کیا تو مجھے اُن کی طرف سے ایک بہت ہی عجیب و غریب چٹھی موصول ہوئی جس سے مجھے بہت دھکا لگا۔ اُس چٹھی کا لبِّ لباب یہ تھا کہ عملاً مجھے ہر قسم کے اختیارات ہونے چاہئیں۔ امیر اپنی جگہ پر لیکن مجھے ہر قسم کے اختیارات ہونے چاہئیں اور اس چٹھی کا مضمون میں پورا تو نہیں بیان کرسکتا مختصراً چند فقرے میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ صرف جرمنی کی جماعت کی خاطر نہیں بلکہ تمام دنیا کی جماعتوں کے سامنے تاکہ اُن کو معلوم ہو کہ کس طرح انانیت ایک بھیس بدل کر سر اٹھاتی ہے اور کیسے کیسے مطالبوں میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ یہ آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ سلسلہ کے نئے دستور کے مطابق جو اس وقت نافذ العمل ہے اور جس سے دنیا بھر کی جماعتوں کے امراء اور نائب امراء اور مجالس عاملہ کے ممبران اور خصوصیت سے مربی واقف ہیں۔ اگر امیر مربی سلسلہ نہ ہو تو مربی سلسلہ کو نائب امیر بنادیا جاتا ہے جو ضروری نہیں مگر بنایا جاسکتا ہے۔ اور یہی میرا فیصلہ تھا کہ ان صاحب کو بھی نائب امیر بنایا جائے گا۔ ان کے مشورے یہ تھے کہ تبلیغ کے کام کی نگرانی خاکسار کے فرائض میں سے ایک اہم فریضہ ہوگا۔ اس کو سرانجام دینے کی غرض سے تمام جماعتوں کے سیکرٹریان تبلیغ کا خاکسار سے براہ راست رابطہ ہوگا۔ تربیت کا شعبہ بھی براہ راست خاکسار کی زیر نگرانی ہونا چاہئے۔ مجالس عاملہ میں خاکسار کو کوئی عہدہ مثلاً نائب امیر وغیرہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ مجلس عاملہ میں خاکسار کی حیثیت مبلغ انچارج کی ہو اور بطور مرکزی نمائندہ کے خاکسار مجلس عاملہ کے فیصلوں اور اُن کے کام کی عمومی نگرانی کرے۔ یعنی امیر سے بالا مجلس کا حصہ بنتے ہوئے یہ اُن پر گویا میری طرف سے براہ راست امیر سے اوپر ایک نگران بن کر وہاں بیٹھے رہیں۔ ذیلی تنظیموں کے صدران کا مبلغ انچارج کے ساتھ گہرا رابطہ ہونا چاہئے۔ صدر صاحبان حضور انور کی خدمت میں جو رپورٹیں بھجوائیں اُن کی نقول خاکسار کو بھی بھجوائیں۔ خاکسار کو جماعت میں تبلیغی اور تربیتی کاموں کو تیز کرنے کے سلسلہ میں جو معلومات درکار ہونگی محترم امیر صاحب اور مجلس عاملہ کے متعلقہ شعبہ کا فرض ہوگا کہ خاکسار کو مہیا کرے۔ یعنی عملاً مطالبہ یہ ہے کہ میرا نام امیر نہ رکھا جائے مگر امیر اور مجلس عاملہ سے بالا ایک حیثیت مجھے دہاں دی جائے اُس کے بغیر میں صحیح کام نہیں کرسکوں گا۔ میں نے اُن کو جو جواب دیا اُس کا خلاصہ یہ تھا کہ آپ نائب امیر جماعت مغربی جرمنی ہیں اور مجلس عاملہ میں آپ کو یہی حیثیت حاصل ہوگی آپ کی ذمہ داری ہے کہ محترم امیر صاحب کو ہر معاملہ میں مناسب مشورہ دیا کریں اور امارت کے وقار کو جماعت میں بڑھانے کے لئے ممد و معاون ثابت ہوں۔ اگر وہ آپ کا مشورہ قبول نہ کریں تو شرح صدر کے ساتھ امیر کے سامنے سرِ تسلیم خم کریں لیکن اگر آپ امیر کے فیصلہ کو جماعتی مفاد کے خلاف سمجھیں تو امیر کی معرفت اپنا اختلافی نوٹ مجھے بھجوائیں۔ اس کے علاوہ جتنے اختیارات امیر آپ کو دینا چاہے دستور کی حدود کے اندر رہتے ہوئے یہ اُس کا کام ہے امیر اگر آپ پر اعتماد رکھتا ہے تو جتنا چاہے آپکو اختیار دے۔ میں خود کوئی اختیار معین نہیں کروں گا۔ ورنہ نظام جماعت چلانے میں دوغلاپن اور تضاد پیدا ہو جائے گا۔ اس کے بعد اور بہت سی باتیں اُن کو سمجھائیں اور آخر پر لکھا کہ مندرجہ بالا تمام وہ باتیں ہیں جن کے متعلق مجھے آپ پر حسن ظن تھا کہ پہلے اس کا شعور رکھتے ہوں گے۔ مگر آپ کے ایسے سلسلہ سوالات نے میرے حسن ظن کو ٹھوکر لگائی ہے۔ اور بڑی وضاحت کے ساتھ میں نے ایک اور موقعہ پر ان سے کہا کہ مجھے فتنے کی بو

آرہی ہے۔ آپ تقویٰ سے کام لیں اور امیر کے سامنے پوری طرح سر اطاعت خم کریں ورنہ آپ خدمت سے محروم ہوجائیں گے۔ اور ایک موقع پر ایک انگریزی خط میں اُن کو لکھا کہ میرے پاس دعا کے سوا چارہ نہیں رہا کہ یہ دعا کروں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو Total domination سے بچائے۔ اس پر اُن کی طرف سے مجھے اطمینان کا خط ملا۔ یعنی اپنی طرف سے کہ مطمئن رہیں میں بات سمجھ گیا ہوں۔ میری طرف سے آئندہ اس معاملہ میں کبھی آپ کو کوئی شکایت نہیں ہوگی۔ یہ ہے پس منظر اس نئے جھگڑے کا۔ یعنی آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو سختی کی گئی ہے۔ اُس کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ حد سے زیادہ کی گئی ہے بلکہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ پہلے کرنی چاہیئے تھی۔ اور تاخیر ہوگئی۔ اگر یہ غلطی ہے تو اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائے۔

اب جو واقعہ ہوا ہے اُس کا آغاز مجلس شوریٰ میں کئی طریق پر ہوا۔ میں اگر کیسٹ منگوا کر نہ سنتا تو میری توجہ صرف اس بات کی طرف مبذول کرائی گئی تھی کہ صدر لجنہ نے وہاں کچھ ایسی باتیں کہیں، جن کے نتیجہ میں مربی صاحب نے اپنے اختیارات سے بہت بڑھ کر اِن سے سختی کی یہاں تک کہ اُن کا نروس بریک ڈاؤن NERVOUS BREAKDOWN ہوگیا۔ اور گویا یہی بات تھی۔ لیکن جب میں نے وہ کیسٹ سنی اور جب میں نے امیر صاحب سے تفصیلی رپورٹ منگوائی اور خود مربی انچارج سے رپورٹ منگوائی تو جو باتیں سامنے آئیں وہ یہ ہیں جو میں بیان کرتا ہوں۔ اور آپ کے علم میں آنی چاہیئے۔ سب دنیا کی جماعتوں کے علم میں آنی چاہیئے کہ۔

مجلس شوریٰ کیا ہوتی ہے؟ کس کو کیا اختیار ہے؟

کون کس طرح حد سے تجاوز کرتا ہے جو جماعت کے لئے ناقابل برداشت ہونا چاہیئے۔ سب سے پہلی بات یہ کہ جب رد شدہ تجاویز پڑھی جارہی تھیں۔ آپ کے علم میں آنا چاہیئے جن کو شوریٰ کا تجربہ نہیں کہ رد شدہ تجاویز، وہ تجاویز جن کو خلیفۂ وقت کی منظوری کے ساتھ مجلس میں پیش کرنے کی اجازت نہیں ہوتی اور اس بات کا اعلان کیا جارہا ہوتا ہے کہ ان تجاویز کو نہ پیش کرنے کی اجازت ہے نہ ان پر کسی کو تبصرہ کرنے کی اجازت ہے۔ جب یہ تجاویز پڑھی جارہی تھیں بار بار اُس مربی انچارج نے اُٹھ کر سیکرٹری کو ٹوکا اور بیچ میں آکر اپنے تبصرے شروع کئے کہ میرے نزدیک اس میں یہ پہلو ہونا چاہیئے تھا یہ مختصر تبصرے کئے اور کئی دفعہ ایسا کیا اور اُس کے بعد یہ کہا کہ میں اپنی اختتامی تقریر میں ان امور پر مزید کچھ بیان کروں گا۔ امیر صاحب چونکہ اُردو نہیں جانتے تھے یا ٹرانسلیشن اگر تھی اور انتظام درست نہیں تھا وہ شاید اس وجہ سے یا اپنی حد سے زیادہ انکساری اور شرافت کی وجہ سے خاموش رہے اور وہاں کچھ نہیں کہا لیکن بعد میں ان کو منع کیا کہ آپ کو کوئی حق نہیں تھا کہ آپ سلسلہ کی معروف روایات کے خلاف جن کی حفاظت کرنا آپ کا فرض ہے نا کہ ان کا توڑنا آپ کا فرض ہے۔ آپ ایسی حرکت کرتے اس لئے آپ کو اجازت نہیں اس پر بجائے اس کے کہ خاموشی اختیار کرتے سیکرٹری مجلس شوریٰ سے فون پر رابطہ کیا اور اُس کو کہا کہ وہ امیر صاحب کو یہ کہے کہ آپ کی طرف سے اجازت تو نہیں ملی لیکن میں ضرور اس کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اب سیکرٹری مجلس شوریٰ کا، شوریٰ کا ممبر کوئی بات براہ راست کہہ ہی نہیں سکتا۔ اس کا تعلق ہی کوئی نہیں صدر مجلس جو ہے اُس کے ساتھ ہر شخص کا تعلق ہوتا ہے۔ سیکرٹری مجلس شوریٰ تو صدر مجلس کے ماتحت ایک کارکن ہے اس سے زیادہ اُس کی وہاں کوئی حیثیت نہیں ہوتی لیکن بہر حال فون کے ذریعہ جب کہ خود نائب امیر تھے اگر کوئی اصرار کرنا تھا جو اصرار نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ بالکل ناجائز تھا تو براہ راست بات کرسکتے تھے۔ امیر صاحب نے اس کے باوجود اجازت نہیں دی جو بہت اچھا کیا اور درست کیا لیکن اس عرصہ میں یہ کافی ایسی نامناسب باتیں کہہ چکے تھے جو روایات سلسلہ کے سراسر منافی تھا۔ پھر دوسری تعجب انگیز بات میرے سامنے یہ آئی کہ اختتامی خطاب بجائے امیر کے نائب امیر کا ہو رہا ہے اور میری واضح ہدایات کے خلاف مجلس شوریٰ کی کارروائی اُردو میں ہو رہی ہے۔ حالانکہ میں نے بارہا تاکید کی ہے۔ مجلس شوریٰ تو ایک بہت ہی اہم INSTITUTION ہے۔ نظام جماعت کا ایک ایسا اہم حصہ ہے، جس کے اوپر میری ہدایات پر سختی سے عمل درآمد ہونا چاہیئے۔ میری ہدایت ہے کہ جس ملک کی جو زبان ہے، جو ہماری رسمی اجلاسات ہیں اُن میں اُسی ملک کی زبان بولی جائیگی اگر کسی کو سمجھ نہیں آتی تو اس کا ترجمہ ہوگا۔ وہ اپنے زبان میں بات کرے لیکن اُسی کا ترجمہ اُس صورت میں ہوگا کہ وہ ایک اہم ممبر ہو اس کی ضرورت ہے۔ اس کا مشورہ درکار ہے۔ مگر وہ مجبور ہے۔ البتہ استثنا ہوسکتا ہے اور یہ بھی استثنا ہوسکتا ہے کہ اگر جرمن شوریٰ ہے اور جرمن زبان میں کارروائی ہورہی ہے تو اُس کا اُردو ترجمہ کردیا جائے۔ اُن لوگوں کی خاطر جو جرمن پوری طرح نہیں سمجھتے لیکن سمجھنی چاہیئے۔ اس ہدایت کو سراسر نظر انداز

کرتے ہوئے پوری کارروائی اردو میں ہو رہی تھی۔ پھر سلسلہ کی نظام اور معزز روایات کو ٹھوکر مارتے ہوئے امیر کے آخری خطاب کی بجائے نائب امیر صاحب کا آخری خطاب تھا اور وہ آخری خطاب تو ایب تھا۔

جس نے رونگٹے کھڑے کر دیئے

سب سے پہلے تو مجھے یوں لگا جیسے بعض لوگ تو خلیفہ بننے کی کوشش کرتے ہیں اور وہی انداز بناتے ہیں جو خلافت کا ایک خصوصی حق ہے اور جماعت اُس انداز کے ساتھ ایک محبت رکھتی ہے۔ اور اُس کو اُسی تعلق کی وجہ سے برداشت کرتی ہے اور یہ جماعت اور خلافت کے درمیان ایک ایسا رشتہ ہے جسے کوئی اور شخص نہ سمجھ سکتا ہے نہ اُس میں دخل دینے کا اُس کو حق ہے۔ لیکن اس سے الگ ایک حضرت مصلح موعود کا بھی انداز تھا اور وہ آپ کی ذات پر ہی پھبتا تھا۔ مجھے تو آج تک یاد نہیں کبھی میں نے اُس رنگ میں اپنا خطاب اپنی صحت کے ذکر سے شروع کیا ہو کہ احباب جماعت کو فکر ہو گی کہ میری حالت کیسی ہے۔ اس لئے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ گذشتہ چند دنوں سے طبیعت علیل رہی ہے۔ اور پھر یہ یہ کچھ واقعات ہوئے اور پھر یہ ہوا۔ یہ خاص انداز تھا حضرت مصلح موعودؓ کا جس کو جماعت بہت پسند بھی کیا کرتی تھی اور شوق سے سنا کرتی تھی۔ لیکن اُس کے بعد نہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے کبھی ایسا کیا نہ میں نے کیا۔ بلکہ ہمیشہ شرم محسوس کی کہ جماعت کے وقت میں سے اپنی ذاتی گفتگو کے لئے وقت نکالوں۔ لیکن مجلس شوریٰ میں، تو اس کا سوال ہی کوئی نہیں۔ اگر صحت کے لئے کوئی اعلان کروانا ہو تو ہر احمدی کا حق ہے۔ اعلان کروائے جاتے ہیں لیکن وہ جلسوں میں کروائے جاتے ہیں۔ شوریٰ میں بھی اگر کروانا ہو تو محض ایک درخواست ہے۔ جو کوئی شخص امیر کی نمائندگی میں پڑھ کر سنا دے گا۔ لیکن اُس کا ایک پہلا حصہ اس بات پر ہی مشتمل تھا۔ اُس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ میں صدر لجنہ کے متعلق کچھ باتیں کہنی چاہتا ہوں اور اس بات کو میں نے اپنے اختتامی خطاب کے لئے اٹھا رکھا تھا اس بات سے قطع نظر کہ صدر لجنہ نے کوئی غلط بات کہی تھی یا نہیں کہی تھی۔ اس حصہ کو میں الگ لوں گا۔ آپ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ مجلس شوریٰ میں جب کوئی شخص ناجائز بات کہتا ہے۔ اپنے اختیارات سے تجاوز کر کے بات کہتا ہے تو ہر ممبر مجلس شوریٰ کا حق ہے بلکہ فرض ہے کہ وہ ادب سے اٹھ کر امیر اجازت دے تو اُس کو متوجہ کرے، ہاتھ اُٹھائے، امیر کے سامنے آئے۔ اُس سے عرض کرے کہ میرے نزدیک یہ نظام سلسلہ کی خلاف ورزی ہے اور ایسی ناپسندیدہ باتیں مجلس شوریٰ میں نہیں ہونی چاہئیں۔ یہاں ان کا تعلق نہیں۔ یہ حق ہے۔ لیکن اگر امیر نہیں سنتا یا انکار کر دیتا ہے تو پھر ہرگز کسی کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ اس بارہ میں زبان کھولے ہاں بعد ازاں وہ امیر کی معرفت خلیفۃ المسیح کو متوجہ کرا سکتا ہے کہ ہماری شوریٰ میں یہ بات ہوئی ہے۔ میرے نزدیک روایات سلسلہ کے منافی ہے۔ اگر میں درست ہوں تو پھر امیر کو ہدایت کی جائے کہ آئندہ اس کا خیال رکھے۔ اگر میں غلط ہوں تو میری اصلاح کی جائے یہ ایک مؤدبانہ اور درست متقیانہ طریق ہے۔ لیکن اُس موقع پر جن صاحب کا میں ذکر کر رہا ہوں۔ انہوں نے بجائے اس کے کہ امیر صاحب سے مؤدبانہ درخواست کرتے کہ یہ غلط باتیں ہو رہی ہیں۔ آپ ان کو روک دیجئے۔ اپنا ایک حق محفوظ رکھا۔ گویا خلیفہ وقت اُس پر بعد میں تبصرہ کرے گا۔ اور تبصرہ کا انداز بھی بلاشبہ نہ صرف یہ کہ امیر سے بالا ہے بلکہ بعض باتوں میں خلیفہ وقت سے بھی ممتاز ہے اور اس تبصرے کے دوران آپ فرماتے ہیں کہ فلاں نام کی خاتون قادیان کی پرورش یافتہ ہیں اُن کی تقریر تو بہت عمدہ تھی اور میں یہ مشورہ دیتا ہوں صدر صاحبہ لجنہ کو کہ ایسی عمدہ تربیت یافتہ خواتین سے ہدایتیں لیا کریں اور اُن کی ہدایت اور اُن کے ارشادات اور اُن کے تابع اور ان کے تجارب سے فائدہ اٹھا کر لجنہ کے کام چلائیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ خلیفہ وقت کسی کو صدر مقرر کرتا ہے اور نائب امیر اٹھ کر اپنی مربیانہ حیثیت کو بالکل غلط استعمال کرتے ہوئے یہ مشورہ دے رہا ہے اور ایک خاتون کا نام لے کر اس طرح تعریف کرتا ہے جس طرح خلیفہ وقت بعض اچھے کارکنوں کی نمایاں طور پر تعریف کر دیا کرتا ہے۔ لیکن کبھی ناممکن ہے کہ کوئی خلیفہ وقت یہ کہے کہ میں نے جس کو صدر مقرر کیا ہے کوئی فرد جماعت اُس سے بالا ہے اور صدر کا فرض ہے کہ عہدیدار ان سے ہٹ کر میری ہدایت سے الگ ہو کر فلاں کی متابعت کرے اور اُس سے سبق سیکھے گویا میری مقرر کردہ صدارت کو بھی کینسل کر دیا اور اپنی طرف سے جس طرح آپ امیر بالا بن گئے تھے ایک صدر بالا صدر مقرر فرما دیا نہایت ہی بیہودہ حرکت تھی مگر یہی بات ہوئی جو ایک ہدایت کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں

ہونی چاہیئے تھی۔ اردو میں باتیں ہو رہی تھیں۔ ترجمہ اگر ہو بھی رہا تھا تو پتہ نہیں کس قسم کا تھا۔ مگر امیر صاحب کو اس وقت پتہ نہیں لگا کہ کیا ہوا ہے۔ بعد میں امیر صاحب کو جب رپورٹیں ملیں تو اُس پر مجلس عاملہ میں گفتگو شروع ہوئی مجلس عاملہ میں جو رویہ اختیار کیا گیا ہے وہ اُس سے بھی زیادہ ناپسندیدہ اور ناپاک رویہ تھا۔ ایک اور بات بھی ایسی تھی جو انہوں نے کی جس پر امیر صاحب نے ان کی باز پُرس کی۔ وہ یہ تھی کہ اپنی طرف سے یہ اعلان کر دیا کہ آئندہ جماعت جرمنی ہر جمعرات کو اس غرض سے روزہ رکھے کہ سو سالہ مساجد کی تعمیر میں اُن روزوں میں خاص دعائیں مانگی جائیں۔ مجھے یاد ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ایک تحریک فرمائی تھی کہ مہینے میں ایک دفعہ آخری جمعرات کو روزے رکھے جائیں اور وہ صد سالہ جوبلی کی کامیابی کے سلسلہ میں تھی اُس کے علاوہ مجھے یاد نہیں کہ کبھی کسی امیر نے اپنے طور پر ایسی تحریک کی ہو۔ میں نے کبھی نہیں کی۔ کیونکہ بعض دفعہ ان چیزوں کو بھی رفتہ رفتہ ایک دکھاوا سا بنا لیا جاتا ہے۔ کہ سب نے فلاں دن کا روزہ رکھنا ہے وہ پتہ نہیں کہ کس حال میں رکھتے ہیں۔ جب تک دل میں درد پیدا نہ ہو۔ ایک خاص توجہ نہ ہو دُعا کو بھی کھیل نہیں بنانا چاہیئے۔ اور اگر اس قسم کا فیصلہ کسی خاص اہمیت کے پیش نظر کسی نے کرنا ہے تو خلیفۃ المسیح کا کام ہے۔ باقی ہر شخص اُٹھ کر روزوں کی تحریک شروع کر دے۔ اپنی طرف سے فلاں قسم کے نوافل کی تحریک شروع کر دے بالکل غلط ہے۔ اور روایات سلسلہ کے منافی ہے۔ جب امیر نے مجلس عاملہ میں یہ بات کہی تو ان صاحب نے جواب دیا کہ اگر یہ بات ہے تو پھر جماعت جرمنی میرے جیسے انسان سے استفادہ نہیں کر سکتی۔ یہ پڑے ہیں آپ کے کاغذات، گویا منہ پر کاغذات مارے کہ اب جو چاہیں کریں۔ میں اس معاملہ میں بری الذمہ ہوتا ہوں اگر میری ہدایات کے تابع کام کرنا ہے امیر نے اور عاملہ نے تو ٹھیک ہے۔ ورنہ یہ پڑی ہیں آپ کی عہدیداریاں۔ اور میرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ جب میں نے یہ پڑھا تو میں نے اُس پر نوٹ لکھا کہ دراصل آپ میز پر یہ کاغذ مار رہے تھے کہ یہ رہا میرا وقف، اور یہ رہی میری ساری عمر کی خدمات جائیں جہنم میں۔ میرا اب ان سے کوئی تعلق نہیں۔ امیر کو اُس دوران جو گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا وہ ایک یہ تھا کہ امیر صاحب! آپ نے میرے مشورہ کا انتظار کئے بغیر مجھ پر کمیشن کیوں مقرر کر دیا ہے آپ ہوتے کون ہیں کمیشن مقرر کرنے والے۔ اور میں آپ کے کسی کمیشن کے سامنے جوابدہ نہیں ہوں گا۔ کھلی کھلی واضح بغاوت تھی۔ امیر صاحب کو اگر تجربہ ہوتا تو وہ کہتے کہ اُٹھ کر باہر نکل جاؤ۔ میں تمہیں معطل کرتا ہوں۔ اور میں خلیفۃ المسیح کی خدمت میں یہ سفارش کروں گا کہ ایسے شخص کو جماعت میں نہیں رہنا چاہیئے۔ لیکن وہ بھولے شریف انسان ہیں۔ اُن پر لوگ ظلم کرتے رہے ہیں اور وہ چُپ کر کے برداشت کرتے رہے ہیں اور بدنصیبی ہے جماعت جرمنی کی کہ ایسے اعلیٰ متقی، شریف النفس اور منکسر مزاج امیر کی، اُن کی عاملہ کے ممبران بے عزتی کرتے چلے آرہے ہیں۔

میرا تو دل کھول اُٹھا ہے

یہ باتیں سن کر میں نے ایک دفعہ یہاں تک ان کو لکھا تھا کہ مربی انچارج کو کہ دیکھیں میں یہ مانتا ہوں کہ ان میں تجربہ کی کمی ہے لیکن خدا کے فضل سے وہ نہایت متقی انسان ہیں۔ اور صاف گو اور سچے ہیں اس لحاظ سے میں خلیفہ ہونے کے باوجود ان کا ادب کرتا ہوں میں آپ سے بحیثیت مربی یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ بھی ان کا ادب کریں۔ یہ چٹھی ان کو اس سے پہلے ملی ہوئی ہے۔ میرے پاس ساری تاریخیں موجود ہیں ان کا ریکارڈ محفوظ ہے اس کے بعد ادب کا یہ حال تھا کہ دو باتوں میں کھلی کھلی بغاوت۔ اور ایک موقعہ پر کہا کہ میں جانتا ہوں آپ عورتوں کے تابع آچکے ہیں۔ صدر لجنہ کے حق میں بات کر رہے ہیں۔ عورتوں کے نیچے لگ گئے ہیں اور پھر کہا میں جانتا ہوں یہ ٹونہ جو آپ کے ساتھ ایک لگا ہوا ہے اور پھر مجھے یہ لکھا اپنی عقل اور سمجھ کا نمونہ دکھانے کے لئے کہ دیکھیں کہ میں تو اس حد تک گیا کہ میں نے امیر صاحب کو ایک موقعہ پر علیحدگی میں یہ سمجھایا کہ آپ اور میں الگ الگ نہیں ہونے چاہئیں۔ ورنہ اگر آپ نے اسی طرح ہی گویا کہ مجھے الگ رکھا اور میرے مشوروں پر عمل نہ کیا تو جو لوگ آپ کے مشیروں اور آپ سے ناراض ہیں وہ میرے پاس آیا کریں گے اور اس طرح جماعت میں دو دھڑے بن جائیں گے گویا خود مخالفانہ دھڑے کی سرداری قبول کی۔ یہ نہیں کہا کہ امیر صاحب! آپ مطمئن رہیں۔ کوئی بڑا سے بڑا آدمی بھی اگر آپ کے خلاف بولتا ہوا میرے پاس آئے گا تو میں اس کو کہوں گا کہ تو دھتکارا ہوا شیطان ہے۔

یہاں سے رخصت ہو، امیر کے خلاف میں کسی قسم کی بکواس برداشت نہیں کروں گا۔ امیر کو خلیفہ وقت نے مقرر کیا ہے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں مقرر کیا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ **من عصا امیری فقد عصانی** جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اُس نے میری نافرمانی کی ہے۔ **ومن عصانی فقد عصی اللہ** جس نے میری نافرمانی کی اُس نے خدا کی نافرمانی کی ہے۔ ساری عمر یہ باتیں رٹتے ہوئے مربیان کو یہ بھی نہیں پتہ لگا آخری عمر میں جاکر کہ اطاعت ہوتی کیا ہے اور اخلاق کس چیز کا نام ہے چنانچہ مسلسل میری ہدایت کے باوجود میرے یہ لکھنے کے باوجود کہ میں اس شخص کا ادب کرتا ہوں۔ حالانکہ میں نے امیر مقرر کیا ہے میرے ماتحت ہے آپ بھی ادب کریں۔ ادب کا یہ طریق اختیار کیا اور ان کے بعض ساتھیوں نے بھی ایسا ہی رویہ اختیار کیا جو نہایت ناپسندیدہ تھا۔ اب میں تفصیل سے وہ نام نہیں لینا چاہتا لیکن یہ بدبو تھی جو مجھے بڑی دیر سے آرہی تھی میں چاہتا تھا کہ سلجھ جائیں جیسا کہ میں نے کہا کہ میں دُعا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کو ٹھوکروں سے بچائے۔ اچھے اچھے کام کرنے والے بھی تھے لیکن جہاں جماعت کے مفاد کا سوال پیدا ہوتا ہو وہاں میں کسی ذاتی تعلق کو خاطر میں نہیں لاسکتا۔ کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا یہ وہ لوگ ہیں جن میں سے ہر ایک مجھے نہایت ہی اخلاص اور محبت کے خط لکھتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو ان میں سے بعض یہ لکھتے رہے کہ ہم آپ کے پاؤں کو چومنا چاہتے ہیں۔ لیکن جانتے ہیں کہ آپ اپنی انکساری کی وجہ سے اور طبعی شرم کی وجہ سے اجازت نہیں دیں گے۔ لیکن میرے نزدیک ایسے نعروں کی اور پاؤں چومنے کی نہ کوئی خواہش نہ اس کی ذرہ بھر قدر ہے خلیفہ وقت ایک نظام کا نمائندہ ہے خلیفۂ وقت آپ سب مل کر ہیں اور آپ کی اجتماعی شکل میں ایک خلیفہ ہے جو آپ سب کی یعنی نظام جماعت کی عزت نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے اگر وہ یہ کہے کہ میں خلیفہ وقت کی عزت کرتا ہوں۔ یہ ایسی باتیں ہیں جن کے متعلق

قرآن کریم نے خوب کھل کر روشنی ڈالی تھی۔

اور خوب اس معاملہ کو واضح فرمادیا اور بار بار واضح فرمایا قرآن کریم نے ایک موقع پر یہ مضمون بیان فرمایا کہ جو اللہ اور رسول کے درمیان تفریق کرتے ہیں اور بار بار یہ مضمون بیان فرمایا۔ اُن کے سارے اعمال، اُن کی ساری کوششیں ردّ اور ذلیل ہیں۔ کوئی اُن کی حیثیت نہیں رہتی۔ شروع میں مجھے یہ سمجھ نہیں آتی تھی کہ اللہ اور رسول کے درمیان تفریق سے کیا مراد ہے۔ لیکن بعد کے تجربہ سے پتہ چلا کہ ایسے لوگ یہ کرتے ہیں۔ کہتے یہ ہیں کہ دیکھیں زندگیاں قربان کردیں گے لیکن امیر، یہ اور بات ہے۔ صدر خدام الاحمدیہ، یہ اور بات ہے فلاں شخص کی اور بات ہے اُس سے ہماری لڑائی اُس سے ہماری دشمنی، مگر خلیفۂ وقت کے مقابل پر ہم بھلا کس کو خاطر میں لاسکتے ہیں تو خدا اور رسول کی تفریق بھی اِسی قسم کے لوگ کرتے ہوں گے کہ رسول کی کسی بات پر نعوذ باللہ من ذٰلک ناراض ہو کر کہہ دیا کہ خدا کی بات تو الگ ہوئی لیکن یہ کہ ہر بات میں رسول کی پیروی کریں یہ نہیں ہوسکتا یہی وہ شیطانی وساوس ہیں جو نچلے درجہ پر منتقل ہوتے ہیں پھر اور نچلے درجوں پر منتقل ہوتے ہیں بعض دفعہ امیر کے پیچھے پھر یہ صورت پیدا ہو جاتی ہے کہ امیر ہماری سر آنکھوں پر مگر اس کا فلاں عہدیدار جو ہے وہ درست نہیں۔ اور یہ فتنہ پیدا اس طرح ہوتا ہے۔ اس کا آغاز خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کے آغاز میں تمثیل کی صورت میں بیان فرمادیا جو میں بار بار بیان کرچکا ہوں لیکن جنہوں نے نصیحت نہیں پکڑنی ہوتی جو کان بہرے ہو چکے ہوں ان کو آواز آتی ہی نہیں۔ وہ سمجھتے ہی نہیں کہ کیا ہورہا ہے

خدا تعالیٰ نے یہ بہت گہرا راز فتنوں کا ہمیں سمجھادیا کہ جب ابلیس نے ابا سے کام لیا تو اُس کا اباء اُس کا انکار دراصل اُس کی انانیت کی گود میں پلا تھا پہلے اُس نے اپنے آپ کو بڑا سمجھا مگر خدا سے بڑا نہیں۔ خدا کے مقرر کردہ امیر سے بڑا سمجھا اُس سے اپنے آپ کو بہتر سمجھا اور اُس نے یہ نہیں کہا کہ اے خدا میں تجھے تسلیم نہیں کرتا یا میں تیری عظمت کو دھتکارتا ہوں اور اس کا انکار کرتا ہوں۔ یہ کہا کہ جس کو تُو نے امیر بنایا ہے یہ تو مجھ سے چھوٹا اور بے معنی ہے۔ میرے مقابل پر اس کی کوئی حیثیت نہیں **اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ**۔ کتنی گہری حکمت کی بات ہے ہزارہا سال گذر چکے آغاز مذہب کی یہی حکایت ہمیشہ دہرائی جاتی ہے اور جاہل انسان ہے اُس کو سمجھ نہیں آتی جس کی آنکھوں میں بصیرت نہیں ہے وہ باہر کے نور سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ وہ یہ نہیں سمجھتا کہ یہ کیا ہورہا ہے۔ اور ہمیشہ جماعت میں جب فتنے پیدا ہوئے وہ اسی طرح ہوئے ہیں۔ کہا یہ جاتا ہے کہ بالا افسر وہ تو ٹھیک ہے۔ ہماری سر آنکھوں پر مگر یہ جو چھوٹا ہے نا یہ شیطان۔ اس کی ہم بات نہیں مانیں گے۔ اگر وہ واقعۃً شیطان ہے نااہل ہے تو تمہارا فرض ہے کہ ادب کے ساتھ بالا ہستی جو بھی ہے۔ امیر ہے یا اُس سے اوپر خلیفۃ المسیح ہیں اُن کی خدمت میں لکھو کہ جس وقت تک آپ اس کو امیر بنائے رکھیں گے ہم ضرور اس کی اطاعت کریں گے۔ لیکن ہماری درخواست یہ ہے کہ یہ حیثیت امیر آپ کے شایان شان نہیں ہے۔ نظام جماعت کے اوپر دھبہ ڈال رہا ہے فلاں غلطی کر رہا ہے۔ یہاں تک لکھنا ہرگز نہ گستاخی ہے نہ اہلیت ہے۔ لیکن یہ بات کہے بغیر یہ کوشش کئے بغیر انکار کا فیصلہ اپنے ہاتھ میں لے لینا اور یہ کہہ دینا کہ ہم اس بات کو تسلیم نہیں کریں گے یہ ہے ابلیسیت جس کا ذکر قرآن کریم کے آغاز میں ہوا اور بار بار اس کہانی کو دوہرا کر ہمیں نصیحت فرمائی گئی کہ دیکھو فتنے اس طرح اُٹھا کرتے ہیں۔ جب بھی آئندہ فتنے اٹھیں گے اسی طرح اٹھیں گے۔ اور جہاں تک میں نے وسیع نظر ڈالی ہے۔ اپنی زندگی کے سارے تجربہ پر میں نظر ڈال کر آپ کو یقین سے یہ کہتا ہوں کہ قرآن کریم کا بیان کردہ فتنوں کا اسلوب اسی طرح دوہرایا جاتا ہے۔ اسی طرح نفس دھوکہ دیتا ہے۔ اسی کا نام تقویٰ کی کمی ہے۔ یہ انانیت ہے جو اباء بن کر پھر اُٹھتی ہے۔ اور بغاوت بن جاتی ہے۔ پھر ایک اور بات جو ہمیں قرآن کریم سے معلوم ہوتی ہے کہ وہ یہ ہے کہ اطاعت کے ساتھ ادب ضروری ہے۔ صرف اطاعت کافی نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے متعلق فرمایا گیا کہ آواز بھی نہ اونچی کرو وہ لوگ جو اونچی آوازیں کرتے ہیں اُن کو پتہ ہی نہیں کہ ایمان کیا ہے۔ وہ اپنے ایمان کھودیتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ سچی اطاعت ادب کے بغیر ممکن نہیں ہے وہ کھوکھلی رسمی اطاعت کوئی حیثیت نہیں رکھتی جو ہمیشہ اطاعت کرنے والے کے لئے خطرہ بنی رہتی ہے پس جب امیر مقرر کیا جاتا ہے تو اُس کے ساتھ محبت اور ادب کا تعلق قائم کرنا ضروری ہے ورنہ اگر آپ اس کو اپنے سے حقیر سمجھتے رہیں بظاہر اطاعت بھی کریں گے تب بھی آپ کے لئے ہمیشہ کے لئے خطرہ موجود رہے گا۔ آپ ٹھوکر کھا سکتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اس مضمون کو اتنی وضاحت کے ساتھ کھول کر بار بار پیش فرمایا کہ ایک موقعہ پر فرمایا کہ دیکھو تمہارے اوپر اگر ایک ایسا امیر بھی مقرر کیا جائے جو حبشی ہو یعنی عربوں کو اپنی قومیت پر ناز تھا اور ایک حبشی شخص کے متعلق کہ وہ اگر اُن کا امیر بن جائے وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے مثال کیسی عمدہ دی ہے جو ان کے لئے کراہت کا سب سے بڑا سامان رکھتی تھی فرمایا حبشی ہو اور غلام ہو اور حریت کے لئے غلام کی اطاعت کرنا تو ایک ناقابل تصورات تھی سوچ بھی نہیں سکتے تھے اور سخت اس سے تنافر پایا جاتا تھا پھر اُن کو اپنی سرداریوں اور عقلوں پر بڑا ناز تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اُس کا سر منقے کے برابر ہو۔ یعنی خشک کئے ہوئے کشمش کے دانے جتنا سر ہو اتنا بے وقوف اور پاگل ہو۔ اگر ایسا امیر بھی تم پر مقرر کیا جائے تم پر فرض ہے کہ اُس کی اطاعت کرو۔

یہ ہے اسلام کی امارت کی روح

اور اطاعت کی روح جس کو حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے خوب کھول کھول کر بیان فرمادیا اور قرآن کریم نے بھی آپ کے ان حقوق کی خوب حفاظت فرمائی ہے جو باتیں مختلف وقتوں میں شیطان آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلاموں کو بددل کرنے کے لئے پھیلاتے رہتے تھے قرآن نے اُن سب کی تاریخ محفوظ کردی ہے اور فتنہ کے ہر پہلو کو ہمیشہ کے لئے خوب کھول کر بیان کردیا ہے قرآن کریم نے جو پہلو بیان فرمائے ہیں ایک بھی ایسی دنیا میں فتنہ نہیں جو ان پہلوؤں سے باہر ہو پس مسلمانوں کے لئے ہر قسم کی خبرداری کے باوجود، تنبیہ کے باوجود دوبارہ ٹھوکر کھانا حد سے زیادہ جہالت اور خودکشی کے مترادف ہے قرآن کریم فرماتا ہے کہ بعض دفعہ لوگ اس طرح فتنہ پیدا کرتے ہیں۔ ہے تو وہی بات کہ نچلے آدمی کے خلاف اوپر کے خلاف براہ راست نہیں کیا کرتے قرآن کریم کے مطابق اوپر کو اس طرح ملوث کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود تو بڑے زیرک، بڑے باشعور بڑے صاحب فہم انسان ہیں۔ مگر یہ بدبخت جو مشورے دینے والے ہیں۔ یہ مصیبت ہیں اور آپ کی کمزوری یہ ہے کہ اُذن ہیں۔ لوگوں کی باتیں سنتے رہتے ہیں اور جو

کسی نے کہا اُس کو مان لیا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُن سے کہدے کہ اُذُنُ خَیْرٍ لَّکُمْ کہ یہ وجود ایسا ہے جو ہر ایک کی بات سنتا ہے مگر خیر کی بات کو قبول کرتا ہے۔ بھلائی کی بات کو قبول کرتا ہے بدی کی بات کو رد کر دیتا ہے اور اُس کا اُذن ہونا تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر یہ تم لوگوں کی باتیں نہ سنتا اور اپنے بالا خانوں میں چھپا رہتا تو تم ہمیشہ روتے رہتے کہ ہماری بات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچتی۔ یہ تو خدا کا ایسا عاجز بندہ ہے کہ اُس کے عاجز ترین بندوں کے لئے بھی جھک جاتا ہے۔ اور اُن کی باتیں بڑے پیار اور محبت سے سنتا ہے تم ایسے ظالم اور ناشکرے ہو کہ اس کے خلاف شکایت کر رہے ہو اور یہ نہیں جانتے کہ اس کا ان معنوں میں اُذن ہونا کہ کامل انکساری کے ساتھ ہر ایک کے سامنے جھک جانا اور اُن کی باتوں کو سننا اور پھر یہ فیصلہ کرنا کہ اچھی کون سی ہے اور بری کون سی ہے یہ تمہارے لئے خیر ہے۔ اب اس دور میں بھی جماعت میں جو فتنے اُٹھتے رہتے ہیں اُن کا آغاز تو اسی طرح ہوا۔ جیسے کہ ابلیس کا ہوا۔ اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ پہلے کسی ایک شخص سے ٹکر لی گئی ہے اور کہا کہ ہم اُس سے بہتر ہیں۔ چاہے خلیفۂ وقت نے مقرر کیا ہو یا جو بھی اس کی حیثیت ہے۔ ہم اُس سے بہتر ہیں اور پوری طرح اُس کے تابع نہیں ہو سکتے۔ پھر خلیفۂ وقت پر حملہ کرنے کے لئے یہ بہانے بنائے گئے کہ یہ فلاں کی باتیں سنتا ہے۔ چنانچہ میں نام نہیں لینا چاہتا مگر جماعت احمدیہ میں میرے دیکھتے دیکھتے ہیں بار ہا ایسی باتیں ہوئیں۔ ایک شخص نے کسی نے کسی کو اپنا ہدف بنا لیا۔ کسی نے کسی کو ہدف بنا لیا۔ بعض کہا کرتے تھے کہ خلیفۃ المسیح الثالث، مولانا ابو العطاء کی باتیں سن کر ہمارے خلاف ہو گئے۔ یہ فلاں شخص کی باتیں سن کر ہمارے خلاف ہو گیا یہ فلاں امیر کی باتیں سن کر ہمارے خلاف ہو گیا ہے۔ یہ بالکل وہی فتنہ ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے اور جس کو رد فرما دیا گیا ہے۔ لیکن سادہ لوگ جن کو ان باتوں کا علم نہ ہو وہ ٹھوکر کھاتے رہتے ہیں اور جماعت جرمنی میں بھی اسی فتنے نے نیا سر اٹھایا۔ اور امیر کے متعلق یہ کہا جانے لگا اور مجھے تعجب ہے کہ وہ لوگ جن کے دل میں امیر کے لئے یا نظام کے لئے کوئی غیرت تھی، ان باتوں کو کیوں برداشت کرتے رہے۔ کیوں انہوں نے مقابل پر اُٹھ کر یہ نہیں کہا کہ یہ تمہارے شیطانی خیالات ہیں۔ ان سے باز آؤ ورنہ میں تمہاری خلیفۃ المسیح کے سامنے رپورٹ کروں گا۔ لیکن سنتے رہتے ہیں۔ اندر اندر ایک دوسرے کے کان لگاتے رہتے ہیں۔ اور وہ یہ باتیں کہیں مثلاً کہ جی امیر صاحب! یہ تو مبشر باجوہ کے ہاتھ میں کھیل رہے ہیں جو بات سنتے ہیں۔ مبشر باجوہ کی سنتے ہیں اور اس معاملہ میں جو فتنے کی کھچڑی پک رہی ہے تو مجلس عاملہ میں مربی انچارج نے یہ کہا کہ امیر صاحب! جو جو آپ کے مشیر ہیں اُن سے باز آ جائیں ورنہ یہ ہو گا۔ یا مجلس عاملہ کے معاً بعد کہا۔ اور مجلس عاملہ میں ایک ممبر صاحب اٹھ کر کھڑے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں امیر صاحب! ہم آپ کو متنبہ کرتے ہیں۔ الفاظ متنبہ ہوں یا نہ ہوں لیکن اُس کی جو طرز ہے اور سختی ہے وہ یہی ہے۔ آپ کو خلیفۃ المسیح نے مشوروں کے دو فورم دیئے ہیں یعنی آپ کو دو مشیروں تک محدود کر دیا ہے۔ ایک نائب امیر اور ایک مجلس عاملہ آپ اس فورم سے قدم باہر رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتے آپ کو اجازت نہیں ہے کہ اس سے باہر نکلیں۔ اور چونکہ آپ سن نہیں رہے اور ان باتوں سے باز نہیں آ رہے کسی اور کی باتیں سنتے ہیں۔ اس لئے یہ فتنہ پیدا ہو گا۔ جب تک آپ توبہ نہیں کرتے اور اپنے آپ کو ان دو مشیروں کے گویا عملاً تابع نہیں کر لیتے اس وقت تک آپ امارت نہیں کر سکتے۔ میں نے امیر صاحب کو کہا کہ بلا تاخیر فوراً ان صاحب کو مجلس سے باہر نکالیں اور عملاً آپ کی ساری مجلس عاملہ معزول ہے۔ سوائے ایک شخص کے جس نے اس کے خلاف آواز اٹھائی۔ اُن کی غیرت کہاں گئی تھی انہوں نے کیوں نہیں مڑ کر پوچھا کہ تم ہوتے کون ہو اس فورم کے مقرر کرنے والے؟ کہاں امیر المومنین نے یہ ہدایت کی ہے کہ کوئی امیر سوائے مجلس عاملہ یا نائب امیر کے کسی سے مشورہ نہیں کر سکتا۔ (اور سوال بے تحقیق کے دوران) اندر اندر کوئی سال کا یہ فتنہ پک رہا ہے۔ ایک دفعہ ایک دفعہ بھی میرے سامنے یہ بات کسی نے نہیں رکھی کہ مبشر باجوہ نے یا کسی اور باجوہ نے امیر صاحب کو یہ غلط مشورہ دیا اور مجھے یہ بات معلوم ہوئی کہ اس غلط مشورہ سے یہ نقصان پہنچا ہے۔ اگر یہ بات ہوتی تو اور بات تھی۔ میں اس معاملہ میں تحقیق کرتا اور پتہ کرتا کہ کیوں امیر صاحب اتنا متاثر ہیں ایک شخص سے کہ غلط صحیح کی پہچان کے بغیر فیصلے کئے چلے جاتے ہیں۔ بعض لوگوں کو مشوروں کی بیماری ہوتی ہے۔ یہ مبشر باجوہ صاحب کو بھی ہے۔ وہ مجھے بھی بڑے لمبے لمبے خط لکھتے ہیں اور بیس بیس پچیس پچیس صفحے کے مشوروں کے خط مجھے ملتے ہیں۔ میں نے تو کبھی حوصلہ نہیں ہارا۔ اور نہ کسی کو حق ہے کہ مجھے کہے کہ دیکھیں آپ کو خدا نے [صرف] مجلس شوریٰ تک محدود کیا ہے۔ یا اپنے ناظروں تک محدود کیا ہے۔ خبردار جو مبشر باجوہ کے مشورے آپ نے سنے۔ اور میرا تجربہ یہ ہے کہ آج تک انہوں نے کوئی ایسا مشورہ نہیں دیا جو جماعت کے مفاد کے خلاف ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو مشوروں کا شوق تو ضرورت سے زیادہ دے دیا ہے۔ لیکن عقل بھی اچھی بھلی ہے۔ خدا کے فضل سے جو مشورے ہیں وہ یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ بے وجہ بہت ہی زیادہ مشورے ہیں لیکن یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ اُن کے مشورے کبھی ناپاک ارادہ سے ہوتے ہیں۔ یا اُن کے مشوروں کے نتیجہ میں جماعت کو کوئی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ ایک واقعہ بھی میرے علم میں آج تک نہیں آیا۔ اُن کا میں شکریہ ادا کیا کرتا ہوں کہ جزاکم اللہ آپ کے مشورے مل گئے جس حد تک ضرورت ہوئی میں فائدہ اٹھاؤں گا۔ یا یہ کہہ دیا کہ اکثر باتیں تو پہلے ہی اسی طرح ہو رہی ہیں۔ مشورے پر ــــ مشورہ آ گیا ہے بس جزاک اللہ تو کیا حرج ہے اس میں۔ اُس بے چارے کی عادت ہے۔ دلداری کی، ختم ہو گیا معاملہ۔ اُس پر اتنا طیش کھانا۔ اس طرح جل بل جانا اور بغض و عناد پیدا کر لینا اور جماعت میں پروپیگنڈے شروع کر دینا کہ ایک شریف النفس امیر چونکہ صرف یہی نہیں کہ اُس کی بات سنتا ہے بلکہ اس کا رشتہ دار بھی ہے۔ اور اُس کے ہاتھوں میں کھیل رہا ہے یہ ایک لعنتی پروپیگنڈا ہے۔ اگر ان لوگوں نے توبہ نہ کی تو خدا کی نظر میں یہ مغضوب ہوں گے اور پکڑے جائیں گے۔

عملاً ایسے لوگوں نے مجھ سے اپنا عہدِ بیعت خود فسخ کر لیا ہے

مجھ سے ان لوگوں کا کوئی تعلق نہیں رہا۔ کیونکہ ایسی بدبختی بار بار کی نصیحتوں کے باوجود بار بار گھنٹوں بیٹھ کر سمجھانے کے باوجود ان کو عقل نہیں آئی۔ یہ کہنا چاہیئے تھا۔ یہ طریق اختیار کر سکتے تھے کہ فلاں صاحب مشیر ہیں اور اُن کے مشورے بار بار غلط ہو رہے ہیں۔ یہ اس طرح بار بار جماعت کے لئے تنگی ہو رہی ہے۔ میں لازماً فوری طور پر تحقیق کرتا مگر کبھی ایسا واقعہ نہیں ہوا۔ یہ درست ہے کہ امیر سے بھی غلطیاں ہو سکتی ہیں، ہو جاتی ہیں۔ لیکن اُن غلطیوں کو درست کرنے کا ایک طریق کار ہے۔ خلیفۂ وقت موجود ہے۔ اُس سے نیچے اور بھی عہدیدار ہیں جن کا امیر کی غلطیوں سے تعلق ہو سکتا ہے۔ ناظر اعلیٰ ہے۔ وکیل اعلیٰ ہے۔ صدران مجالس ہیں۔ لیکن کسی کو یہ حق نہیں دیا جا سکتا کہ خود امیر پر نگران بن کر بیٹھ جائے اور اُس کی غلطیوں کو پکڑے۔ صرف ایک معاملہ ایسا ہے۔ جہاں اگر خدانخواستہ کبھی ہو تو وہاں جماعت کو امیر کی متابعت میں رہنے کا حق نہیں رہتا کہ وہ خلیفۂ وقت کے کھلے کھلے فیصلہ کے خلاف کوئی کارروائی کرتا ہے اور اُس پر اصرار کرتا ہے۔ اُس صورت میں وہ عملاً اپنی امارت سے انحراف کر رہا ہے۔ کیونکہ جس نے اُس کو امیر مقرر کیا ہے اُس کے دیئے ہوئے اختیارات سے تجاوز کر رہا ہے۔

(اس موقعہ پر لاؤڈ سپیکر کے نظام میں خرابی کی وجہ سے حضور انور نے مضمون کے تسلسل کو روک کر منتظمین کو اس کی درستگی کی طرف توجہ دلائی۔ کچھ دیر کے بعد حضور نے مضمون کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا)

ایک امیر کے سوا آج تک میرے علم میں نہیں آیا کہ کسی نے خلیفۃ المسیح کی واضح ہدایت کی کھلی کھلی خلاف ورزی کی ہو اور وہ اُس کی بدنصیبی تھی اور اُس کے بعد ہمیشہ کے لئے اُس کو نظام جماعت میں خدمت سے محروم کر دیا گیا ورنہ امراء تو خلافت کے پتلے ہوتے ہیں۔ اور امیر کے وقار کی حفاظت کرنا خلیفۂ وقت کا فرض ہے۔ کیا آپ نے نہیں سُنا کہ کس طرح خدا انبیاء کی حفاظت کرتا ہے کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کس مان کے ساتھ کس شان سے فرماتے ہیں کہ میری پشت پر دیکھتے نہیں کون کھڑا ہے وہ کبھی مجھے نہیں چھوڑے گا۔ اس لئے خلفاء کو بھی اسی سنت پر عمل کرنا ہے انبیاء خدا سے رنگ سیکھتے ہیں اور خلفاء انبیاء سے رنگ سیکھتے ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جب تک خلیفۂ وقت نے کسی کو امیر مقرر کیا ہے وہ ہمیشہ اس کی پشت پر کھڑا رہے گا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ امیر کو زخم پہنچائیں اور خلیفۂ وقت اُس کا جواب نہ دے۔ کوئی شخص اگر یہ منافقانہ جاہلانہ خیال دل میں پالتا ہے کہ میں خلیفۂ وقت کے مقرر کردہ امیر سے ٹکرا رہا ہوں اور خلیفۂ وقت کے پاؤں چومتا ہوں تو وہ جھوٹا ہے۔ یہ شیطانی خیالات ہیں۔ خلیفۂ وقت ایسے پاؤں چومنے والے کے چومنے پر ٹھوکر بھی نہیں مارتا وہ ہر قیمت پر اپنے مقرر کردہ

امیر کی پشت پر تلوار رہے گا۔ سوائے اس کے کہ اُس پر یہ قیامت کر دیا جائے کہ وقت آگیا ہے کہ اُس امیر کو بدل دو۔ پھر یہ کہا گیا کہ امیر کی ایک پارٹی ہے گویا کہ اور اُس کے مقابل پر ایک اور پارٹی ہے کہ اگر آپ اس طرح چلتے گئے تو پھر یہ پارٹیاں قائم ہوں گی۔ میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ جماعت میں صرف ایک پارٹی ہے اور صرف ایک پارٹی ہے اور وہ خدا کی پارٹی ہے اور اسی پارٹی کی نمائندگی امیر کرتا ہے اُس کے سوا جتنی پارٹیاں ہیں وہ شیطانی پارٹیاں ہیں۔ اُن پارٹیوں کے زندہ رہنے کا حق ہی کوئی نہیں۔ اس لئے سر اٹھا کر امیر سے یہ باتیں کرنا کہ ہم جانتے ہیں کہ کن عورتوں کی تم باتیں سُن رہے ہو۔ کون سے تمہارے ٹولے ہیں۔ جو تمہاری مدد کر رہے ہیں۔ یہ کھلی کھلی بغاوت اور شیطانی خیالات ہیں۔ اُن کو کسی قیمت پر جماعت میں پنپنے نہیں دیا جائیگا۔ اس لئے میں امیر صاحب کو بھی خوب اچھی طرح اس بات سے آگاہ کرتا ہوں کہ آپ شیروں کی طرح ڈٹ جائیں۔ خلیفۂ وقت آپ کے ساتھ ہے اور جماعت احمدیہ آپ کے ساتھ ہے۔ جرمنی کی جماعت بھی آپ کے ساتھ ہے اور کُل عالم کی 126 جماعتیں آپ کے ساتھ ہیں۔ اور خدا کی قسم جسکی پشت پناہی آج کا خلیفہ کر رہا ہوگا یا اپنے وقت کا خلیفہ کر رہا ہوگا۔ اس کی پشت پناہی خدا کرے گا۔ اور ہمیشہ خدا اُس کی پشت پناہی کرے گا۔ وہ لوگ جو جہالت سے بغاوت کے سر اٹھاتے ہیں اُن کے سر کچلے جائیں گے بڑے بڑے پہلے بھی لوگ پیدا ہوئے تھے انہوں نے یہ آوازیں بلند کیں تھیں کہ ہمارے جتھے زیادہ ہیں کہاں گئے اُن کے جتھے؟ ٹکڑے بکھر گئے اُن سب کے کہاں گئیں ان کی عزتیں ساری خلافت سے وابستگی کے نتیجہ میں تھیں وہ لاہوری جماعتوں کے حال کیا ہوئے وہ بڑے بڑے جو انجمن کے سربراہ بنے پھرتے تھے ان کے حال کیا ہو گئے کس طرح خلیفۃ المسیح الاوّل نے ان کو للکارا جو عجز کا پتلا تھے۔ میں بھی خدا کے فضل سے عجز کا پتلا ہوں۔ مگر جہاں خدا کے نظام کے وقار کا سوال ہے وہاں کسی قیمت پر میں اپنے سر کو جھکا نہیں سکتا۔ بعض لوگوں نے مجھے کہا۔

آپ تو محبت کے سمندر ہیں۔

میں اُن کو بتاتا ہوں کہ سمندروں میں کبھی تلاطم پیدا ہوا کرتے ہیں۔ اور اس محبت کے سمندر میں اگر خدا کی غیرت کے خاطر تلاطم پیدا ہوا تو جتنے شیطانی جہاز ہیں وہ سارے غرق ہو جائیں گے اور کسی کی مجال نہیں ہوگی کہ وہ اس طوفان کا مقابلہ کر سکے اس لئے امیر صاحب کو میں نے ہدایت دی ہے اور میں تمام جماعت جرمنی سے اس کی توقع رکھتا ہوں کہ وہ کلیۃً اُن کے ساتھ وفاداری کا اقرار کریں اور مجھے بعد میں رپورٹس کے ذریعہ آپ یہ یقین دلائیں کہ ہم میں سے ہر ایک جو آپ کی بیعت میں داخل ہے وہ اپنے امیر کی نہ صرف اطاعت کرے گا بلکہ پوری طرح اس کا احترام کرے گا اس کا ادب کرے گا۔ اس سے ٹکرانے والوں کے ٹکڑے اڑا دے گا۔ یعنی ان کی حیثیت کسی شمار میں نہیں آنے گی۔ جسمانی طور پر نہیں بلکہ اُن کی انانیت کے ٹکڑے اڑا دے گا۔ اُن کے تکبر کو پارہ پارہ کر دے گا۔ اور مجھے یقین ہے، میں جماعت کو ہر دوسرے انسان سے زیادہ بہتر سمجھتا ہوں آپ میرے دل میں دھڑک رہے ہیں میں آپ کے دل میں دھڑک رہا ہوں ہم ایک دوسرے کی رمزوں سے واقف ہیں، ہم ایک دوسرے کی نبضوں کو جانتے ہیں اس لئے میں آپ کی طرف سے کامل یقین کے ساتھ اعلان کرتا ہوں کہ یہی جذبات جو میرے دل کے جذبات ہیں آج ساری دنیا جرمنی کی جماعت کے جذبات ہیں آج ساری دنیا کی جماعتوں کے جذبات ہیں۔ پس کیا خوف ہے آپ کو ان فتنہ گروں سے جو بار بار سر اٹھاتے ہیں تکبر اور انانیت سے نہ یہ پہلے کبھی جماعت کا کچھ بگاڑ سکے تھے نہ آئندہ کچھ بگاڑ سکیں گے۔ آپ کو میں نے تفصیل سے یہ باتیں اس لئے بتائی ہیں کہ بعض اوقات [illegible] مقام پر پیچھے سے پہلے پہل مشورے کئے جاتے ہیں [illegible] جب اس قسم کا مقابلہ کھل کر ہوتا ہے تو پھر وہ توبہ بھی کر لیتے ہیں۔ واپس بھی آجاتے ہیں لیکن زخمی ہونے کے بعد اور چند ایک گنتی کے بدنصیبوں کے سوا ان فتنہ گروں کے ساتھ کوئی بھی نہیں رہا کرتا۔ ان کے ساتھی ان کو چھوڑ دیا کرتے ہیں۔ اور

اس مضمون کو بھی قرآن کریم نے بہت کھول کر جنگ بدر کے حالات بیان کرتے ہوئے بیان فرمایا ہے۔ کوئی فتنے کا پہلو ایسا نہیں جو قرآن کریم نے خالی چھوڑا ہو جس کے متعلق ہمیں تنبیہہ نہ کر دی گئی ہو۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں جو تمام حالات کی ذمہ داریوں سے بہت بڑھ کر ہیں۔ یاد رکھیں ہم صدی کے سر پر کھڑے ہیں۔ ہم حیثیت مجموعی اس صدی کے امام بنائے گئے ہیں۔ آج کی غفلتیں اور آج کی ٹھوکریں آنے والے سو سالوں پر اثر انداز ہوں گی۔ اس لئے سوچ کر مضبوطی کے ساتھ قدم اٹھائیں۔ سلسلہ کی روایات کی حفاظت کریں اور ہر ایسے شخص کو جس کی انانیت سر اٹھاتی ہے اُس کو ردّ کر دیں۔ اور اسے نامراد کر کے دکھا دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو۔ اور ہمیشہ ہمیں حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سکھائے ہوئے اعلیٰ اسلوب کے مطابق اطاعت اور ادب کے حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اعلانات نکاح

۱۔ خاکسار کے بیٹے عزیزم محمد انور گجراتی ابن مکرم چوہدری محمد شریف صاحب گجراتی درویش مرحوم قادیان کا نکاح عزیزہ عائشہ صدیقہ بنت مکرم میاں احمد صاحب شحنہ مرحوم یادگیر کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر (۵۰۰۰/- روپے) پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان و ناظر اعلیٰ نے مورخہ ۹/۹/۹۱ کو مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ خوشی کے اس موقعہ پر فریقین کی طرف سے مبلغ ۲۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر جہت سے دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار:۔ حمیدہ بیگم والدہ محمد منور گجراتی قادیان

۲۔ مکرمہ عشرت سلطانہ بنت مکرم عبد الرشید صاحب شحنہ یادگیر کا نکاح مکرم محمد نصیر احمد صاحب ملک ابن مکرم ملک محمد بشیر صاحب درویش قادیان کے ساتھ مبلغ سات ہزار روپے (۷۰۰۰/- روپے) حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان و ناظر اعلیٰ نے مورخہ ۱/۹/۹۱ کو مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ خوشی کے اس موقعہ پر فریقین کی طرف سے مبلغ ۵۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔ احباب سے اس رشتہ کے ہر جہت سے دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار:۔ بشارت احمد حیدر کارکن شعبہ رشتہ نظارت [illegible] قادیان

تقریب شادی

خاکسار کی ہمشیرہ کی شادی مورخہ ۱۱، ۱۲ ستمبر کو مکرم محمد ابراہیم صاحب ابن مکرم محمد حسین صاحب کے ساتھ مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر ہوئی۔ اس خوشی میں خاکسار مبلغ دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے تمام احباب جماعت کی خدمت میں رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کی درخواست کرتا ہے۔

خاکسار: طاہر احمد طارق متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

درخواست دعا

خاکسار کی دادی کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ علاج جاری ہے۔ تا حال تسلی بخش افاقہ نہیں ہوا۔ ان کی کامل صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے نیز خاکسار کے والد صاحب کے کاروبار میں ترقی و برکت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: امۃ النصیر کوکب بنت مکرم سید محمود احمد مجیب شیر نائب صدر جماعت احمدیہ [illegible]

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کا پوتا عزیز مسرت احمد کمپیوٹر سائنس پہلے سال کے امتحان میں اور عزیز مقصود احمد [illegible] احمد صاحب آف [illegible] نواسہ ٹیلی کمیونیکیشن دوسرے سال کے امتحان میں امتیاز کے ساتھ کامیاب ہو گئے ہیں۔ خدا کرے ہر دو کی یہ کامیابی انکے روشن مستقبل کیلئے بابرکت ہوں۔ آمین۔ اسی خوشی کے موقعہ پر مبلغ دس روپے اعانت بدر میں دیئے گئے (حضرت صاحب [illegible])

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی الوداعی تقریب پر

(۱)

غم میں پوشیدہ خوشی میری مناجات میں ہے
اشکوں میں پھول ٹپکا یا ہوا سوغات میں ہے
آئے بانیٔ مرام آج مبارک احمد !!
دین و دنیا کی فلاح اُن کی روایات میں ہے
شرق اور غرب گواہ آپ کی تبشیر پہ ہے
احمدیت کی جھلک آپ کی ہر بات میں ہے
سہرہ انوار کا ماتھے پہ سجا رکھا ہے
احمدیت کا علَم اب بھی تری ذات میں ہے
جان و دل کر دیئے قربان خُدا کی خاطر
یہ صحیفہ میں ترے عشق کی لذّات میں ہے
ایسے انوارِ محمدؐ ہیں جبیں سے ظاہر
احترام شیخ نجم مدنی کے سادات میں ہے
الوداع کیسی ؟ دل و جان ہیں روشن تجھ سے
اور بھی رنگ ترے حُسن کمالات میں ہے

بھول نہ مت کہ شکاگو بھی ہے اک شہرِ جناں
ذکر اس کا بھی کہیں احمدی باغات میں ہے

(ملک سعید احمد)

(۲)

صد شکر اک خدا کے پرستار آپ ہیں
یہ ہی نہیں کہ ماہر گفتار آپ ہیں
ہستی کو اپنی وقف کیا دین کے لئے
تبلیغ دیں ہے آپ کا محبوب مشغلہ
افریقہ میں بھی دین کا پرچم کیا بلند
یورپ میں بھی فریضۂ تبلیغ ادا کیا
دنیا کو دی ہے دعوتِ اسلام روز و شب
تثلیث و دہریت کے پرخچے اڑا دیئے
مبہوت جس نے بیلی گراہم کو کر دیا
سواحیلی ترجمے کی سعادت ملی جسے
افریقہ کی زبان کو دیا تحفۂ عظیم
تصنیف کا بھی کام بہت آپ نے کیا
مسلم بنایا کافروں اور ملحدین کو
گھائل کیا ہے جس نے ہر اہل شعور کو
حلقہ بگوشِ احمدیت سینکڑوں کئے
تعمیر مسجدیں بھی کرائیں جگہ جگہ
بیڑہ اٹھایا آپ نے اصلاح قوم کا
ہر ہر قدم پہ جس نے دکھایا ہے آئینہ
مظلومیت کے زخم کا مرہم بنے ہیں آپ
مانی نہ ہار جس نے ضعیفی سے آج تک
تبلیغ دینِ حق میں گذارے ہیں ساٹھ سال
جس کی تجوریوں میں خزانے دعا کے ہیں
لاس اینجلیز میں آئے ہیں مدت کے بعد آپ
اب رخصتی دعا کا یہ نذرانہ پیش ہے

تثلیث کی خدائی سے بیزار آپ ہیں
فضلِ خدا سے صاحبِ کردار آپ ہیں
خادم بنے کبھی کبھی انصار آپ ہیں
فکر و عمل کے جام سے سرشار آپ ہیں
امریکہ میں بھی برسرِ پیکار آپ ہیں
بحرِ عمل کے اک درِ شہوار آپ ہیں
منّادِ حق مربی غم خوار آپ ہیں
میدانِ کارزار میں سردار آپ ہیں
انصارِ دین حق کی وہ للکار آپ ہیں
قرآں کی روشنی کا وہ مینار آپ ہیں
ابرار کی دعاؤں کے حقدار آپ ہیں
لاریب پختہ مشق قلم کار آپ ہیں
بیشک غلامِ سیدِ ابرار آپ ہیں
برہانِ دینِ حق کی وہ تلوار آپ ہیں
اس دورِ آخرین کے انصار آپ ہیں
اللہ ولی ہے جن کا وہ مختار آپ ہیں
سب سو رہے ہیں جن سے بیدار آپ ہیں
وہ محتسب، وہ آئینہ بردار آپ ہیں
مہجور و دلفگار کے غم خوار آپ ہیں
وہ مردِ حق، وہ دین کے انصار آپ ہیں
خدماتِ دین کو آج بھی تیار آپ ہیں
جھولی بھری ہے جس کی وہ نادار آپ ہیں
رکھتے ہیں سب سے پیار وہ دلدار آپ ہیں
سب کی دعا سے خاص کے حقدار آپ ہیں

یہ عرض کر رہا ہے سلیمؔ غزل سرا
اک نفسِ مطمئنہ و بیدار آپ ہیں

محتاجِ دعا :-
سیّد سلیم شاہجہانپوری کیلیفورنیا۔ امریکہ

(۳)

شیخ صاحب کو مبارک یہ وداعی تقریب
دعوتِ حق کی سعادت ہوئی ہے جن کو نصیب
عمر بھر خدمتِ اسلام میں معروف رہے
لمحہ بھر کے لئے آپ رکے ہیں نہ تھکے
ایشیا، یورپ، افریقہ و امریکہ گئے
آپ کے ہاتھوں بہت لوگ مسلمان ہوئے
ترجمہ کر دیا قرآں کا سواحیلی میں
روشنی جس سے ہوئی افریقہ کی تاریکی میں
آپ کے آگے بلی گراہم بنا بھیگی بلی
آپ نے اس کو جو للکارا تو گم ہوگئی اس کی سٹی
ساٹھ برسوں سے زیادہ رہے میدان میں آپ
آگے آگے ہی رہے لشکرِ رحمان میں آپ
درجنوں مسجدیں ہوگئیں آپ کے ہاتھوں تعمیر
جن کے میناروں سے گونجی ہے خدا کی تکبیر

آیئے ان کے لئے ہم کریں سب مل کے دعا
صحت کاملہ دے ان کو بہت جلد خدا (آمین)

افتخار احمد ارشد

دوسروں کی خوشی کیلئے اپنے حق کی قربانی دے دو

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

"تم دعائیں کرو اور بہت دعائیں کرو۔ کہ تم خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو مول لینے والے نہ بن جاؤ خوفاً اس خوف سے کہ اللہ تعالیٰ کہیں ناراض نہ ہو جائے حقوق کے دائرہ کے اندر اپنے اعمال کو رکھو۔ تم اپنے حق سے زیادہ نہ مانگو اور نہ ہی کسی اور کی حق تلفی کرنے پر جرأت نہ کرو۔ تمہارے دلوں میں یہ خوف پیدا ہونا چاہیئے کہ اگر ایسا کیا تو پھر اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائیگا اور ہم اسکی جنت کو نہیں پا سکیں گے اور طمعاً اس اُمید پر اس طمع سے کہ اگر ہم شرائط کیساتھ عمل کریں گے تو محسن ہونے کی صورت میں اسکی رحمت پائیں گے۔ دراصل محسن کہتے ہیں تمام شرائط کیساتھ حسن عمل کرنیوالا صرف عمل کرنیوالا نہیں بلکہ شرائط کے ساتھ جو عمل ہوگا وہ حسنِ عمل بن جائیگا۔ غرضیکہ جو شخص دکھ دیتا ہے اور دوسروں کیلئے سکھ کے سامان پیدا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا بڑا پیارا عمل کرتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ر نومبر ۱۹۷۶ء)

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۹۰ء

قسط نمبر ۱

ہستی باری تعالیٰ

عباد اللہ پر خدا تعالیٰ کا ظہور اسکی ہستی کا ثبوت

از محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب سابق صدر شعبہ فلکیات عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد۔

مری رات دن بس یہی اک صدا ہے
کہ اس عالم کون کا اِک خدا ہے
اسی نے ہی پیدا کیا سب جہاں کو
ستاروں کو سورج کو اور آسماں کو
وہ ہے ایک اس کا نہیں کوئی ہمسر
وہ مالک ہے سب کا وہ حاکم ہے سب پر
وہ دیتا ہے بندوں کو اپنی ہدایت
دکھاتا ہے ہاتھوں پہ ان کے کرامت

میری تقریر کا عنوان ہے ہستی باری تعالیٰ عباد اللہ پر خدا تعالیٰ کا ظہور اسکی ہستی کا ثبوت۔

اللہ تعالیٰ کی ہستی کے دلائل دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو زمین اور آسمان کے ذریعہ حاصل ہوتے ہیں۔ قرآن مجید فرماتا ہے:۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

یعنی "آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر رہا ہے۔" ہر چیز میں خدا کی ضیاء کا ظہور ہے۔ (درثمین)

دوسرے قسم کے دلائل وہ ہیں، جو عباد اللہ کے ذریعہ ظاہر ہوتے ہیں جن سے خدا تعالیٰ پیار کرتا ہے اور جن کے ذریعہ وہ دنیا کو اپنے کرامات دکھاتا ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے:۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ (2:208)

یعنی "اور لوگوں میں ایسے (بھی) ہوتے ہیں جو اللہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے اپنی جان کو بیچ (ہی) ڈالتے ہیں اور اللہ (اپنے ایسے مخلص) بندوں پر بڑی شفقت کرنے والا ہے۔"

یہ آیت کریمہ بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کے ساتھ امتیازی شفقت اور محبت کا سلوک فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ان خاص بندوں میں سب اوّل درجہ کے انبیاء ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ اپنے آپ کو نمایاں رنگ میں ظاہر فرماتا ہے۔ حدیث قدسی میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ

یعنی میں ایک مخفی خزانہ تھا۔ میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں سو میں نے آدم کو پیدا کیا۔

مقدس بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یہ بھی یاد رہے کہ خدا کے وجود کا پتہ دینے والے اور اس کے واحد لاشریک ہونے کا علم لوگوں کو سکھلانے والے صرف انبیاء علیہم السلام ہیں اور اگر یہ مقدس لوگ دنیا میں نہ آتے تو صراط مستقیم کا یقینی طور پر پانا ایک ممتنع اور محال امر تھا۔ اگرچہ زمین و آسمان پر غور کر کے اور ان کی ترتیب احکم اور ابلغ پر نظر ڈال کر ایک صحیح الفطرت اور سلیم العقل انسان دریافت کر سکتا ہے کہ اس کارخانہ پر حکمت کا بنانے والا کوئی ضرور ہونا چاہیئے۔ لیکن اس فقرہ میں کہ ضرور ہونا چاہیئے اور اس فقرہ میں واقعی وہ موجود ہے بہت فرق ہے واقعی وجود پر اطلاع دینے والے صرف انبیاء علیہم السلام ہیں جنہوں نے ہزار ہا نشانوں اور معجزات سے دنیا پر ثابت کر دکھایا کہ وہ ذات جو مخفی در مخفی اور تمام طاقتوں کی جامع ہے درحقیقت موجود ہے۔" ......

"نبی خدا کی صورت دیکھنے کا آئینہ ہوتا ہے۔ اس آئینہ کے ذریعہ سے خدا کا چہرہ نظر آتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے تئیں دنیا پر ظاہر کرنا چاہتا ہے تو نبی جو اس کی قدرتوں کا مظہر ہے دنیا میں بھیجتا ہے اور اپنی وحی اس پر نازل کرتا ہے اور اپنی ربوبیت کی طاقتیں اسکے ذریعہ دکھلاتا ہے تب دنیا کو پتہ لگتا ہے کہ خدا موجود ہے ......

ہمیشہ وہ کنز مخفی جس کا نام خدا ہے نبیوں کے ذریعہ سے ہی شناخت کیا گیا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی ۱۱۳-۱۱۱ ؛)

قرآن مجید فرماتا ہے:۔

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ○ (16:3)

یعنی

"وہ فرشتوں کو اپنے بندوں پر جنہیں وہ پسند کرتا ہے اپنے امر سے کلام دے کر اتارتا ہے (اور رسولوں کو کہتا ہے) کہ (لوگوں کو) آگاہ کر دو کہ بات یہی درست ہے کہ میرے سوا کوئی بھی (سچا) معبود نہیں۔ اس لیئے تم (مصائب سے) اپنے بچاؤ کا ذریعہ مجھے ہی بناؤ۔"

حضرت آدم علیہ السلام پہلے نبی تھے۔ ان پر اللہ تعالیٰ ظاہر ہوا۔ جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے:۔

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (2:32)

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اسماء الٰہیہ کا علم دیا۔ ان کو بتایا کہ خدا کے کیا صفات ہیں تا کہ وہ اس کا عرفان حاصل کریں اور اس کے فضلوں کے وارث بنیں۔

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زبان کا علم بھی سکھایا۔ اللہ ہی ان کا استاد بنا۔

علم دین صفاتِ الٰہیہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام کے ذریعہ ہوا۔ بعد میں آنے والے انبیاء پر یہ علم مزید کھولا گیا اور اس کی پوری تکمیل رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہوئی۔

حضرت آدم علیہ السلام سے کچھ بھول بھی ہو گئی تھی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو استغفار کا طریقہ سکھایا اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کے تواب رحیم ہونے کا جلوہ دیکھا جیسا کہ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ (2:38)

یعنی "اس کے بعد آدم نے اپنے رب سے کچھ (دعائیہ) کلمات سیکھے (اور ان کے مطابق دعا کی) تو وہ (یعنی اللہ) اس کی طرف پھر فضل کے ساتھ متوجہ ہوا یقیناً وہی (بندوں کی مصیبت کے وقت) بہت ہی توجہ کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔"

قرآن مجید میں بعض نبیوں کا ذکر ہے اور بعض کا نہیں ہے۔ لیکن قرآن مجید نے ہمیں یہ اصول بتائے ہیں کہ ولکل قوم ھاد کہ ہر قوم میں خدا کا نبی آیا ہے اور یہ کہ ہمیشہ حق غالب آتا ہے۔ وہ شخص جو خدا پر جھوٹ بولتا ہے وہ ناکام ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ہم حضرت رام چندر علیہ السلام اور حضرت کرشن علیہ السلام کو بھی خدا تعالیٰ کے سچے نبی مانتے ہیں جن کے ذریعہ ان کے وقت میں ہمارے ملک میں اللہ تعالیٰ ظاہر ہوا تھا۔

حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں قرآن مجید فرماتا ہے:۔

اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ○

یعنی وہ یقیناً ہمارا نہایت شکر گذار بندہ تھا۔ ان کی قوم نے انہیں جھٹلایا تھا تو انہوں نے اپنے رب سے دعا کی اور کہا کہ مجھے دشمن نے مغلوب کر لیا ہے۔ پس تو میرا بدلہ لے۔ پھر ایک بہت خطرناک طوفان آیا جسمیں آپ کے دشمن ہلاک ہو گئے اور آپ اور آپ کے ماننے والے ایک کشتی کے ذریعہ بچائے گئے اور یہ واقعہ آنے والی قوموں کے لیے خدا تعالیٰ کے ظہور کا ایک عظیم الشان نشان بن گیا۔

(القمر آیت ۱۰-۱۶)

تقریباً دنیا کی سب اقوام کی تاریخ میں ایک ایسے سیلاب کا ذکر آتا ہے جو دنیا کے بڑے حصہ پر آیا اور حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان کے مشابہ تھا۔

حضرت ابراھیم علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے تھے قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نہایت نرم دل تھے اور دنیا کے امن کے لیئے دعائیں کرتے رہتے تھے۔ ایسے شفیق وجود کو ان کے مخالفوں نے آگ میں ڈال دیا محض اس وجہ سے کہ وہ توحید کی تعلیم دیتے تھے۔ اس غیر معمولی بندے پر اللہ تعالیٰ بھی غیر معمولی رنگ میں ظاہر ہوا اور آگ جو

ہمیشہ جلایا کرتی ہے۔ اس کو اس نے حکم دیا کہ اے آگ تو نے ابراہیم کو نہیں جلانا۔ قرآن مجید فرماتا ہے:-

قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ ۝ وَاَرَادُوْا بِہٖ کَیْدًا فَجَعَلْنٰھُمُ الْاَخْسَرِیْنَ ۝ (21: 70-71)

یعنی "تب ہم نے کہا اے آگ تو ابراہیم کیلئے ٹھنڈی بھی ہو جا اور اس کے لئے سلامتی کا باعث بھی بن جا۔ اور انہوں نے اس سے کچھ برا سلوک کرنا چاہا مگر ہم نے ان کو ناکام بنا دیا۔"

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آگ میں ڈالے جانے کے بارے میں آریہ اعتراض کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میرے بچانے کے بارے میں خدا کا وعدہ ہے۔ پس اسے کوئی مخالف آزمائے اور آگ جلا کر ہمیں اس میں ڈال دے۔ آگ ہم پر کام نہ کرے گی اور وہ ضرور اپنے وعدہ کے مطابق بچا لیگا۔ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 210)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں کثرت سے پایا جاتا ہے اور ان کے معجزات میں ایک بڑا معجزہ یہ تھا کہ ان کو ایک عصا بطور نشان دیا گیا تھا۔ نیز ان کو ید بیضا کا نشان دیا گیا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

فَاَلْقٰی عَصَاہُ فَاِذَا ھِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ۝ وَّنَزَعَ یَدَہٗ فَاِذَا ھِیَ بَیْضَآءُ لِلنّٰظِرِیْنَ ۝ (26: 33-34)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا زمین پر ڈال دیا تو لوگوں کو اچانک یہ نظر آنے لگا کہ وہ ایک اژدہا ہے جو صاف صاف نظر آرہا ہے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پہلو سے اپنا ہاتھ نکالا تو وہ دیکھنے والوں کو چمکتا ہوا نظر آنے لگا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس جگہ یاد رکھنا چاہئیے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سونٹے کا سانپ بن جانا اور آپ کے ہاتھ کا اژدہا کو چمکتا ہوا نظر آنا درحقیقت ایک کشفی نظارہ تھا۔ جو اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کے ساتھیوں کو بھی دکھایا۔ اور رؤیا اور کشوف کے متعلق یہ ایک حقیقت ہے جس کی انبیاء اور اولیاء کی تاریخ میں کثرت سے مثالیں پائی جاتی ہیں کہ بعض دفعہ کشفی نظارے ایسے وسیع کر دیئے جاتے ہیں کہ وہ دوسروں کو بھی نظر آنے لگ جاتے ہیں۔" (تفسیر کبیر تفسیر سورۃ الشعراء ۱۱۱)

اس معجزہ کو دیکھ کر فرعون نے اپنے ارد گرد کے سرداروں سے کہا کہ یہ تو کوئی بڑا واقف کار جادوگر ہے۔ یہ چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے ذریعہ سے تم کو تمہارے ملک سے نکال دے۔ پس بتاؤ تم کیا مشورہ دیتے ہو۔ انہوں نے کہا اس کو اور اسکے بھائی کو کچھ دن ڈھیل دے اور مختلف شہروں کی طرف آدمی بھجوا جو تمام آدمیوں کو جمع کرسکے اور ہر بڑے جادوگر اور بڑے جاننے والے کو تیرے پاس لے آئیں۔ اس پر سب جادوگر ایک معلوم دن پر جمع کئے گئے۔ اور لوگوں سے کہا گیا۔ کیا تم سب ایک مقصد پر اکٹھے ہونے کے لئے تیار ہو کر نہیں تا اگر جادوگر غالب ہو جائیں تو ہم ان کے کہنے پر چلیں۔ پس جب جادوگر آگئے تو انہوں نے فرعون سے کہا کہ اگر ہم غالب ہوئے تو کیا ہمیں کوئی انعام ملے گا؟ فرعون نے کہا ہاں بلکہ اس صورت میں تم دربار میں مقربین میں جگہ پاؤ گے۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ جو تدبیر تم نے کرنی ہے کرلو۔ اس پر انہوں نے اپنی رسیاں اور اپنے سونٹے میدان میں نکال کر رکھ دیئے۔ اور کہا فرعون کے اقبال کی قسم ہم ضرور غالب آئینگے۔ تب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنا عصا مارا تو اچانک وہ ان کے جھوٹوں کو ملیا میٹ کرنے لگا۔ تب جادوگر خدا کے سامنے سجدہ میں گرا دیئے گے اور انہوں نے کہا ہم رب العالمین پر جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے ایمان لاتے ہیں۔ اس پر فرعون جھنجھلا کر بولا کہ کیا میرے حکم دینے سے پہلے تم ایمان لائے ہو؟ یہ شبہ ہے۔ یقیناً تمہارا کوئی سردار ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے۔ پس عنقریب تم اپنا انجام معلوم کرلو گے میں تمہارے ہاتھ اور پیروں کو اپنی خلاف ورزی کی وجہ سے کاٹ دوں گا اور تم سب کو صلیب پر لٹکا دوں گا۔ انہوں نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں۔ آخر کار ہم اپنے رب کی طرف ہی لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمارے گناہ اسی وجہ سے معاف کر دیگا کہ ہم سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سے بن گئے۔ (سورۃ الشعراء رکوع 3)

یہ عظیم الشان تاریخی واقعہ جسکا قرآن مجید میں ذکر ہے بتلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کس شان سے ظاہر ہوا تھا۔ آپ کوئی جادوگر نہیں تھے۔ لیکن چوٹی کے جادوگر اپنی جادوگری میں آپ کا مقابلہ نہ کرسکے اور انہوں نے اقرار کر لیا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قابلیت نہیں بلکہ رب موسیٰ و ھٰرون کی قدرت کا کرشمہ ہے۔ وہ فرعون سے انعام پانے کی توقع رکھتے تھے لیکن ایسا انقلاب ان کے اندر پیدا ہو گیا کہ وہ ایمان کی خاطر تکلیف اور موت کے لئے بھی تیار ہو گئے۔ کیا یہ واقعہ نہیں بتاتا کہ ایک قدرتوں والا خدا موجود ہے۔

ولادتیں

۱۔ مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب قادیان کو اللہ تعالیٰ نے 25/8/91 کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "ثانیہ بیگم" تجویز فرمایا ہے عزیزہ مکرم چوہدری سعید احمد صاحب مرحوم درویش قادیان کی پوتی اور مکرم دادا بھائی میرتی آف بیلی (کرناٹک) کی نواسی ہے۔ مکرم مسعود احمد صاحب نے -/25 روپے اعانت بدر ادا کئے ہیں فجزاہ اللہ۔ نومولودہ کی صحت و تندرستی درازی عمر اور صالحہ خادم دین بننے کے لیے درخواست دعا ہے۔

(ادارہ)

۲۔ مورخہ ۲۰ جون ۱۹۹۱ء کو اللہ تعالیٰ نے مکرم منظور احمد صاحب گجراتی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "انور احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود کو والدین نے "وقف نو" میں وقف کرنے کی سعادت پائی ہے۔ عزیز مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب گجراتی درویش قادیان کا پوتا اور مکرم محمد مجید سوہلی صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ کانپور کا نواسہ ہے۔ نومولود کی صحت و تندرستی درازی عمر اور صالح خادم دین بننے کے لیئے درخواست دعا ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۱۲/۹/۹۱ مکرم نثیر محمد صاحب گجراتی قادیان کو دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے جس کا نام "امۃ الباسط" تجویز کیا گیا ہے نومولودہ مکرم ولی محمد صاحب گجراتی درویش قادیان کی پوتی اور مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب مرحوم آف بھدرواہ کی نواسی ہے۔ عزیزہ کی صحت و تندرستی، درازی عمر اور صالحہ خادم دین بننے کے لیئے درخواست دعا ہے۔ (ادارہ)

۴۔ میرے بڑے بھائی جناب محمد عبدالسلام صاحب قریشی کے چھوٹے صاحبزادے میاں عزیزم فیاض احمد صاحب انجینئر کو اللہ تعالیٰ نے ۱۳ اگست ۱۹۹۱ء بروز ہفتہ پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے لڑکے کا نام عزیزم "مدثر احمد قریشی" رکھا گیا ہے۔ یہ لڑکا محمد عبدالسلام صاحب قریشی کا پوتا اور جناب احمد اللہ بیگ صاحب کا نواسہ اور جناب مولوی محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کا پڑنواسہ ہے۔ اس کے والدین اور خاندان کے لیئے قرۃ العین اور دینی دنیوی ترقی و مبارک وجود ہونے کیلئے تمام احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ اس خوشی کے موقعہ پر جناب محمد عبدالسلام صاحب قریشی نے اعانت بدر میں -/25 اور شکرانہ فنڈ میں -/25 روپے ادا کیئے ہیں۔ خاکسار ایم۔ اے ستار سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حیدرآباد

۵۔ اللہ تعالیٰ نے فضل و کرم سے میرے بڑے بھائی مکرم فہیم احمد صاحب کو مورخہ ۱۲/۹/۹۱ بروز جمعرات پہلا بیٹا عطا کیا ہے۔ نومولود مکرم نسیم احمد صاحب مرحوم ملکی ہولی مونگیر کا پوتا ہے۔ بچے کے نیک و صالح اور خادم دین بننے کے لیئے درخواست دعا ہے۔ خوشی کے اس موقعہ پر مبلغ -/5 روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔

خاکسار۔ منظفر احمد۔ مسنتہ پیرو۔

محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کا ذکرِ خیر

از:- مکرم مولوی منظور احمد صاحب آف گھنوکے ججہ درویش قادیان

یہ عاجز جون ۱۹۴۱ء میں اپنے وطن سے مڈل پاس کر کے دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل ہوا۔ اور ایک متعلم کی حیثیت سے بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں رہنے لگا۔ چونکہ میں اپنے عزیز و اقرباء سے جُدا نہ ہوا تھا۔ اور یہ تنہائی اور جُدائی ہمیشہ مجھے اُداس رکھتی اور آخر کار میں نے ان حالات سے سمجھوتہ کر لیا۔ اور دھیرے دھیرے دوسرے ہم مکتب اور ہم عمر طلباء کے ساتھ واقفیت پیدا ہونے پر اپنی طبیعت کو اس ماحول میں ڈھالنے کی کوشش کی۔

دن گذرتے گئے اور زندگی کا کاروان چلتا چلا گیا۔ انہی ایام میں اچانک ایک روز محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب سے بورڈنگ میں ملاقات ہوئی۔ وہ بچپن سے ہی ذہین و فہیم اور زیرک بھی تھے۔ مجھے کچھ اُداس اور مغموم دیکھ کر بھانپ گئے کہ ان کو والدین کی جدائی شاق گذر رہی ہے۔

اُنہوں نے نہایت ہی خلوص۔ پیار اور محبت کے جذبہ سے سرشار ہو کر میری ہمت بندھائی حوصلہ دیا۔ اور ایک مجاہدانہ زندگی گذارنے کی طرف بڑے ہی اچھے انداز میں توجہ دلائی اور کافی دیر تک اچھی اچھی دل لگانے والی باتیں کرتے رہے۔ یہ تھی وہ پہلی ملاقات جو مجھ سے اس عظیم صاحب کردار شخصیت کی ہوئی۔ اور پھر ۱۹۴۷ء تک اکثر و بیشتر ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ اور وہ ہمیشہ ہمت بندھاتے رہے۔ بعض اوقات دہ گئے وقت کو یاد کراتے اور خوب ہنستے اور بعض اوقات نہایت سلجھا ہوا مذاق کرتے اور خوش ہوتے۔ جب بھی ملتے وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ہی ذکر فرماتے اور روایات بیان فرماتے جو میرے ازدیادِ ایمان کا اور اخلاص کا موجب ہوتیں۔ اور اس طرح ان کے اخلاق فاضلہ اور کردار کی عظمت دن بدن میرے دل میں گھر کرتی چلی گئی۔ اور باہم ایک مومنانہ اخوت اور باہمی محبت اور خلوص کا رشتہ بڑھتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ ۱۹۴۷ء کا سال آ گیا اور وہ ہجرت کر کے پاکستان تشریف لے گئے۔ اور میں قادیان حفاظت مرکز کیلئے قادیان میں قیام پذیر ہوا۔

غالباً ۱۹۵۵ء کے جلسہ سالانہ پر وہ قادیان تشریف لائے۔ ملاقات ہوئی بے حد مسرت ہوئی۔ کافی باتیں ہوتی رہیں۔ ابھی اُن کی شادی نہیں ہوئی تھی۔ میں نے عرض کیا کہ میاں صاحب آپ اپنی شادی ہندوستان میں کر لیں۔ فرمانے لگے کوئی موزوں اور مناسب رشتہ نظر میں ہے؟ میں نے عرض کیا رشتے تو بہت ہیں۔ آپ تیار تو ہوں۔ فرمانے لگے کوئی بتاؤ تو سہی۔ تو اس پر میں نے ذو ایک کی نشاندہی کی۔ اس پر ہنس کر بولے تمہاری محبت اور قدر دانی کا بے حد شکریہ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

فرمانے لگے کہ رشتے تو پاکستان میں بھی اچھے سے اچھے مل سکتے ہیں لیکن میں نے اپنی شادی بعض اہم مصالح کی بناء پر خاندان کے اندر ہی کرنی ہے۔

اسی طرح اور بھی بہت سی باتیں ملکی و غیر ملکی ہوتی رہیں۔ اور وہ جلسہ کے بعد پاکستان تشریف لے گئے۔ اس موقع پر اُنہوں نے میری ذات پر اتنا بڑا احسان کیا وہ مجھے ہمیشہ یاد رہتا ہے اور یاد رہے گا۔ اور میں ان کے احسان کی وجہ سے ہمیشہ ان کے لئے دعاگو رہتا ہوں اللہ تعالیٰ ان کو عظیم سے عظیم تر انعامات سے نوازے۔ آمین

مئی ۱۹۶۳ء میں سولہ سال بعد میں پہلی بار پاکستان اپنے اقرباء کی ملاقات کے لئے گیا۔ گو میں غمزدہ تھا کیونکہ ۳؍مئی ۱۹۶۳ء کو قادیان میں میرا بچہ فوت ہو گیا تھا۔ اس کی فوتیدگی کے باعث دل پر سخت غم کا اثر تھا۔ لیکن پاکستان میں جب محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب سے ملاقات ہوئی تو سب غم غلط ہو گیا۔ وہ اتنا زور ہمدردی سے پیش آتے اور بہت ہی دُعا دیتے۔ اور ایسی ایسی روایتیں سناتے اور اتنے خلوص سے اظہار محبت کرتے کہ مجھ کو کوئی غم نہیں رہتا۔ اور وہ ہمیشہ ہمدردی سے پیش آتے۔

ایک دفعہ میں میاں صاحب کے گھر پر ملاقات کیلئے گیا تو کوئی دو گھنٹہ تک مصروف گفتگو رہے۔ اور ان کی گفتگو کا سارا موضوع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احسانات خاندان مسیح موعود پر ہی رہا۔

اور فرمایا کہ یہ ہماری کمزوری ہے کہ ہم حضور کے بتائے ہوئے اصولوں اور گُروں سے فائدہ نہیں اُٹھاتے۔ ورنہ حضور کا ایک ہی ہتھیار دُعا جو حضور نے ہمارے ہاتھوں میں دیا ہے۔ ایک قیمتی خزانہ ہے۔ فرمانے لگے میں نے ہزار بار آزمایا ہے۔ جب بھی مجھے کوئی مشکل پڑتی ہے یا دقت پیش آتی ہے۔ پھر دُعا میں لگ جاتا ہوں۔ اور وہ مشکل دُور ہو جاتی ہے۔ فرمانے لگے کہ ہم پر اتنے احسانات ہیں حضرت مسیح موعودؑ کے کہ اگر ہم اپنی پیشانیوں سے سجدے کرتے کرتے خون بھی نکال لیں تب بھی ان کے احسانات کا قرض نہیں چکا سکتے۔ میں ان کی یہ عظیم باتیں اخلاص اور محبت کے رنگ میں سُن سُن کر حیران ہوتا۔ کیونکہ ان سے ان کے یقین۔ نور۔ ایمان اور فدائیت۔ منکسر المزاجی ٹپکتی تھی۔ اور وہ واقعۃً منکسر المزاج تھے۔ ہر ایک سے خوش خلقی۔ خندہ پیشانی اور حلیمی سے ملنا اور پیش آنا۔

ایک اور موقع پر جب ان کے گھر گیا ملاقات کی تو کافی دیر تک سلسلہ گفتگو جاری رہا۔ اس روز اُنہوں نے اپنی اولاد کے متعلق نہایت عمدہ اور اعلیٰ جذبات کا اظہار کیا۔ ان کے ایک بچے کی بینائی متاثر ہے۔ فرمانے لگے میں نے اس کو تعلیم حاصل کرنے کیلئے ایک اچھے اسکول میں ڈال دیا ہے اور کہہ دیا ہے کہ تم اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرو۔ فرمانے لگے کہ میں نے یہ اس لئے کیا ہے تاکہ یہ بچہ اپنے آپ کو احساس کمتری کا شکار نہ کرے اور یہ بھی دوسرے افراد خاندان کے ساتھ شانہ بشانہ چلے۔ اور کوئی کمی محسوس نہ کرے۔ اسی طرح اپنی اولاد کے روشن مستقبل اور دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے ان کا ذہن عجیب دینی تدابیر اختیار کرتا تھا۔ وہ دُعاؤں پر بہت زور دیتے اور دُعاؤں کے ساتھ ظاہری اسباب کو بھی اختیار کرتے فرمانے لگے میں نے اپنے ایک بچے کا نام عبد الکریم رکھا ہے۔ اور یہ نام میں نے تفاؤل کے طور پر رکھا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام "مسلمانوں کے لیڈر عبدالکریم سے کہہ دو"۔ تو میں نے اس غرض سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے اور الہام مبارک کی برکت سے میرا بیٹا بھی مسلمانوں کا لیڈر بن جائے۔ اسی غرض سے اس کا نام عبدالکریم تجویز کیا ہے۔ مجھ سے فرمانے لگے آپ بھی میرے بچوں کے لئے دُعا کیا کریں۔

میں اپریل ۱۹۸۲ء میں قادیان سے ربوہ گیا اور محترم میاں نعیم احمد صاحب کی ملاقات کے لئے ان کے گھر گیا۔ بڑی خاطر کی گرمیوں کے دن تھے۔ شربت وغیرہ سے تواضع کی۔ باوجود منع کرنے کے وہ نہیں رُکے اور فرمایا کہ یہ میرا اولین فرض ہے۔ مجھے اپنا فرض پورا کرنے دو۔ اسی موقع پر بہت باتیں کرتے رہے۔ اور میں نے محسوس کیا کہ وہ بہت سی ایسی باتیں کرتے جو صرف اپنے خاص رازدانوں سے کی جاتی ہیں۔ سلسلہ گفتگو کافی دیر تک جاری رہا۔ آخر میں نے خود ہی اجازت طلب کی۔ جب چلنے لگا تو گیٹ تک میرے ساتھ آئے اور فرمایا کہ کہاں قیام ہے۔ میں نے بتایا۔ دوسرے دن صبح آپ دارالضیافت تشریف لائے اور بڑے تپاک سے ملے اور ایک لفافہ میرے ہاتھ میں دے کر فرمایا دُعا کریں اور جلدی سے تشریف لے گئے۔ میں نے بہت کوشش کی کہ تشریف رکھیں۔ لیکن فرمانے لگے دفتر کا وقت ہو رہا ہے۔

اسی دوران ایک موقع پر وہ تعلقات پر بات کرنے لگے تو فرمایا کہ بعض لوگ تعلقات سے یہ غلط سمجھ کر غلط رویہ اختیار کر لیتے ہیں۔ اور فرمایا کہ دراصل ان کے اندر قوت ہاضمہ نہیں ہوتی اور وہ جلد آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے ایک شخص کا نام لیا جس کا اظہار موزوں نہیں۔ بہرحال میں نے ان کی اس بات سے بھی ان کی بلند شخصیت کا اندازہ لگایا۔

جنوری ۱۹۸۵ء کی بات ہے کہ میں پاکستان میں تھا۔ اور اپنے عزیز و اقرباء کی ملاقات کے لئے ربوہ حاضر ہوا۔ میں

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۳ پر)

جماعت ہائے احمدیہ سری لنکا کا چودھواں جلسہ سالانہ

رپورٹ مرتبہ مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ۔ نزیل سری لنکا

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۳۱ر اگست و یکم ستمبر ۱۹۹۱ء کو جماعت ہائے احمدیہ سری لنکا کا چودھواں جلسہ سالانہ نگمبو (NEGOMBO) میں نہایت شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس میں شمولیت کے لئے سری لنکا کی درخواست پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری کے مطابق خاکسار مع اہلیہ کے مورخہ ۲۹ر اگست کو کولمبو میں پہنچا۔

احمدیہ صد سالہ جوبلی ہال

پچھلے سال مسجد احمدیہ نگمبو کے قریب ایک وسیع و عریض ہال تعمیر کر کے اس کا افتتاح ہوا تھا۔ اس ہال کا نام احمدیہ صد سالہ جوبلی ہال رکھا گیا۔ جماعت کی کم سن بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت اسی ہال میں ایک MONTI-SSORY SCHOOL کھولا گیا۔ اس کی نگرانی محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ سری لنکا کر رہی ہیں۔

لجنات کی طرف سے دستکاری کی نمائش

سری لنکا کی مختلف جماعتوں کی لجنات و ناصرات کی طرف سے مورخہ ۳۱ر اگست کو دستکاری کی ایک نہایت شاندار نمائش کا اہتمام کیا گیا تھا۔ صبح ۹ بجے خاکسار کی اجتماعی دعا کے ساتھ اس نمائش کی افتتاحی تقریب شروع ہوئی۔ اس میں شمولیت کیلئے سری لنکا کی مختلف جماعتوں سے سینکڑوں کی تعداد میں لجنات نے شرکت کی تھی۔ اجتماعی دعا کے بعد احمدیہ مونٹیسری اسکول کی طالبات نے انگریزی میں خوش آمدید کی نظم نہایت شاندار اور دلچسپ انداز میں سنائی۔ اس کے بعد خاکسار کی اہلیہ مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے فیتہ کاٹ کر نمائش کا افتتاح کیا۔

اس میں نہایت شاندار اور مفید اشیاء جو خود ہماری بہنوں اور بچیوں نے تیار کی تھیں نمائش اور فروختگی کے لئے رکھی ہوئی تھیں۔ فروختگی کا تمام سامان آناً فاناً فروخت ہو گیا۔ ایک کم سن بچی نے مسجد احمدیہ نگمبو کا نمونہ نہایت خوبصورتی سے بنا کر پیش کیا تھا۔ جو ہر ایک کی دلچسپی کا موجب بنا۔ دوپہر تک نمائش ہال میں عورتوں کا آنا

و رفت تھی بعد نماز ظہر و عصر ناصرات اور لجنہ برائے جماعت ہائے سری لنکا کا ایک شاندار اجلاس محترمہ صدر صاحبہ کی زیر صدارت مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ اس میں تلاوت قرآن مجید، نظم اور تقریروں کے مقابلہ جات ہوئے مسلسل ۴ گھنٹے جاری شدہ یہ پروگرام نہایت دلچسپ تھا۔ مذکورہ مقابلہ جات میں ۳۴ لجنہ کی بہنوں اور ۴۲ ناصرات کی بچیوں نے شرکت کی

دوسرے دن کا پروگرام

مورخہ یکم ستمبر کو جلسہ سالانہ سری لنکا کا پروگرام صبح ۴ بجے نماز تہجد سے شروع ہوا۔ جماعت ہائے کولمبو۔ پسیالہ۔ پولہ ناروے وغیرہ جماعتوں سے سینکڑوں احباب رات ہی کو تشریف لائے ہوئے تھے۔ نماز تہجد با جماعت کی ادائیگی اور نماز فجر کے بعد خاکسار نے قرآن مجید کا درس دیا۔

اس کے بعد صبح ۹ بجے سے ایک بجے تک مجالس اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کی طرف سے تلاوت و نظم اور تقریروں کے مقابلہ جات ہوئے۔ ان مقابلوں میں ۲۱ اطفال اور ۲۴ خدام نے شرکت کی۔ یہ پروگرام بھی بہت ایمان افروز اور دلچسپ تھا۔ ہر سال جماعت احمدیہ کے بچوں نوجوانوں اور عورتوں اور بچیوں کو مختلف شعبہ جات میں جو ترقیات ہو رہی ہیں اور علمی میدان میں آگے بڑھ خدا تعالیٰ کا فضل ہو رہا ہے اس کی منہ بولتی تصویر یہ پروگرام پیش کر رہا تھا۔

اس کے بعد خاکسار نے نصف گھنٹہ تک مختلف تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔ اس کے ساتھ ہی ظہر و عصر کی نمازوں کے لئے اجلاس کو برخواست کیا گیا۔

تین نکاحوں کا اعلان

ظہر و عصر کی نمازوں کے بعد خاکسار نے تین نکاحوں کا اعلان کیا۔ خطبہ نکاح میں خاکسار نے گھریلو اور ازدواجی زندگی جنت نما بنانے کے لئے قرآن کریم نے جو تعلیمات پیش کی ہیں ان کا ذکر کر کے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعض ارشادات پیش کئے۔ اس کے بعد جلسہ کمیٹی کی طرف سے تیار کردہ نہایت لذیذ اور شاندار کھانا سب کو پیش کیا

گیا اور مغرب و جوار میں بھی یہ کھانا تقسیم کیا گیا۔

جلسہ عام

اس سے فارغ ہو کر ٹھیک ۳ بجے بعد دوپہر محترم محمد ظفر اللہ صاحب نیشنل صدر جماعت ہائے سری لنکا کی زیر صدارت جلسہ سالانہ کا عام اجلاس مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب سابق مبلغ تنزانیہ کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا۔ اس کے بعد مکرم محمد اسماعیل صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عربی نعتیہ کلام نہایت خوش الحانی سے سنا کر اس کا ترجمہ پیش کیا۔

کیسٹوں کا اجراء

پچھلے سال کے دورے پر خاکسار نے مختلف عنوانوں پر جو تقاریر کی تھیں جن کا ٹیپ ریکارڈ کیا گیا تھا۔ ان کیسٹوں کی رسم اجرائی اس موقعہ پر ہوئی۔ یہ تقاریر وفات حضرت عیسیٰؑ۔ اجراء ختم نبوت صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ آخری زمانہ کی علامات اور ظہور امام مہدیؑ اور عباد الرحمن کی صفات وغیرہ عنوانوں پر مشتمل تھیں۔ اس ایک سال کے دوران

یہ کیسٹس (CASSETTES) غیر احمدیوں میں تبلیغ کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ ۶۰ کے قریب غیر احمدی افراد اب تک یہ تمام کیسٹ سن چکے ہیں۔ ان تقریروں کی مزید اشاعت کے لئے اس جلسہ کے موقعہ پر اس کا تعارف کروایا گیا تھا۔ یہ کیسٹس خاکسار نے محترم نیشنل صدر صاحب کو دے کر اس کا افتتاح کیا۔

اس کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا۔ مکرم محمد نظام خان صاحب، مکرم MR رمزین احمد صاحب، مکرم M.H بشیر الدین صاحب نے علی الترتیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسولﷺ۔ اسلام اور سائنس اور اسلام اور امن عالم کے عنوان پر تقریریں کیں۔ اس کے بعد مکرم سیف الرحمن صاحب نو احمدی نے اپنی قبولیت احمدیت پر نہایت ایمان افروز تقریر کرتے ہوئے اس ضمن میں اپنا ایک روح پرور خواب سنایا جس کی وجہ سے انہیں احمدیت قبول کرنیکی توفیق ملی تھی۔

سب سے آخر پر خاکسار نے مختلف عنوانوں پر ڈیڑھ گھنٹہ کی تقریر کی اس میں خاص کر صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

مقامی جماعت اسلامی کی طرف سے اس موقعہ پر ایک زہریلا اشتہار شائع ہوا تھا جس میں جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹے الزامات عائد کر کے اس جلسہ میں شمولیت سے مسلمانوں کو باز رہنے کی تلقین کی تھی۔ خاکسار نے اس اشتہار کا بھی تفصیل سے جواب دیا۔ اس کے بعد مختلف مقابلہ جات میں اول دوم اور سوم آنے والے اطفال اور خدام کے لئے خاکسار نے انعامات تقسیم کئے۔ اسی طرح لجنات و ناصرات میں خاکسار کی اہلیہ صاحبہ نے انعامات تقسیم کئے۔

مکرم عبد العزیز صاحب صدر جلسہ کمیٹی کے شکریہ ادا کرنے کے بعد خاکسار کی اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ مغرب و عشاء کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد ایک نوجوان نے جو کچھ عرصہ سے زیر تبلیغ تھے بیعت کی۔

یہ جلسہ مسجد احمدیہ نگمبو کے باہر وسیع و عریض گراؤنڈ میں بنائے گئے بہت خوبصورت پنڈال میں منعقد ہوا تھا۔ مسجد احمدیہ میں عورتوں کے لئے انتظام تھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے دیرپا نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔ خاکسار کو یہاں کا ایک ماہ کا ویزا ملا ہے۔ اس دورے کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

بقیہ صفحہ ۱۲ :- دفتر نظارت خدمت درویشاں میں بیٹھا ہوا تھا کہ محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب سے وہاں ملاقات ہوئی۔ معانقہ و تعارف کے بعد مسکراتے ہوئے پیار سے فرمانے لگے کہ آپ نے تو مجھے ڈرا دیا تھا اور پریشان کر دیا تھا۔ دراصل انہوں نے ایک منظور احمد صاحب نام کے وفات کے بارے میں سنا تھا اور ان کا ذہن میری طرف

گیا تھا۔ یہ ان کا پیار و خلوص ہی تھا کہ ایک غلام کو اس طرح یاد رکھا — محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم باوجود دل کے مریض ہونے کے بہت صابر و تحمل۔ کشش و مہمان نوازی ... اچانک خبر آنکھیں پرنم اور دل حزیں ہیں لیکن لب پر یہی ہے

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ... آمین

لجنہ اماء اللہ حلقہ شمالی کیرلہ کا کامیاب کیمپ

رپورٹ مرتبہ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ شمالی کیرلہ کی ۱۲ جماعتوں کی لجنہ اماء اللہ کا ایک روزہ کیمپ نہایت شاندار رنگ میں مورخہ ۲۵ر اگست ۱۹۹۱ء بروز اتوار کوچین میں منعقد ہوا۔ اس کیمپ میں شرکت کے لئے کروناگپلی۔ ماترا۔ ایپی ایرناکلم۔ یلورو تی۔ کاکی ناڈ۔ کوڈونگلور آترا پورم۔ چونگانرا۔ کوچین اور موداٹو پوزہ سے سینکڑوں کی تعداد میں لجنہ اماء اللہ اور ناصرات کی ممبرات نے شرکت کی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ کئی غیر احمدی اور غیر مسلم مستورات نے بھی اس تقریب میں شرکت کی تھی۔

یہاں کی منتظمات کی امید اور اندازہ سے بہت بڑھ کر مستورات تشریف لائی ہوئی تھیں۔ بہنیں آپس میں مل کر اور متعارف ہو کر نہایت پیار و محبت کا اظہار کرتی رہیں۔ خاص کر نو مبائع بہنیں فرط جذبات سے مغلوب ہو کر ہر ایک بہن سے گلے مل کر خوشی کے آنسو بہاتی تھیں۔

پہلا اجلاس

اس کیمپ کا پہلا اجلاس ٹھیک ۱۰½ بجے خاکسار امۃ الحفیظ کی زیر صدارت محترمہ آمنہ اشرف صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا۔ اس کے بعد عزیزہ امۃ الوحید صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا دعائیہ منظوم کلام ؎
بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے
خوش الحانی سے سنایا۔

اس کے بعد محترمہ آمنہ فاروقی صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد فاروق صاحب صدر لجنہ اماء اللہ کوچین نے استقبالیہ خطاب کرتے ہوئے اس کیمپ کے قیام کا مقصد بیان کرتے ہوئے اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس کیمپ کو کامیاب بنانے میں تمام بہنوں اور اسی طرح جماعت احمدیہ کوچین کا بھرپور تعاون حاصل ہے۔

اس کے بعد محترم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ نے جو اس کیمپ میں شمولیت کے لئے خاص طور پر مدعو تھے۔ بر عایت پردہ اس کیمپ کا افتتاح کیا۔ انہوں نے لجنہ و ناصرات کے قیام کی غرض و غایت مختلف قرآنی آیات کی روشنی میں بیان کی اور خاص کر احمدی ماؤں کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد ہندوستان کی تمام لجنات کے نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ اماء اللہ بھارت کے اجتماع ۱۹۹۱ء قادیان کے موقعہ پر جو روح پرور پیغام ارسال فرمایا تھا پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد خاکسار نے اپنی صدارت میں بچوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں ماؤں کی عظیم ذمہ داریوں پر اور اسی طرح خلافت احمدیہ کے ساتھ ذاتی تعلق قائم کرنے کی ضرورت پر توجہ دلائی۔ بعد ازاں تقاریر کا آغاز ہوا۔ محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ کروناگپلی اور محترمہ خدیجہ کریم صاحبہ نے علی الترتیب اسلام اور عورت اور اہمیت تبلیغ کے عنوانوں پر نہایت پُر جوش تقریریں کیں۔

ایک نو مسلم خاتون کی ایمان افروز تقریر

اس اجلاس کو مخاطب کر کے مکرمہ تیجو جوز احمد صاحبہ نے اپنے قبول احمدیت کی داستان نہایت ایمان افروز انداز میں بیان کی۔ موصوفہ کیرلہ کی وہ پہلی عیسائی خاتون تھیں جنہیں مکمل تحقیقات کے بعد عیسائیت ترک کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ میرا اور میرے خاوند کا تعلق کیرلہ کے کٹر عیسائی خاندانوں کے ساتھ تھا۔ ہماری شادی ۱۳ر ستمبر ۱۹۸۲ء کو ایک عیسائی چرچ میں ہوئی تھی۔ عیسائیوں کے یعقوبی فرقہ سے ہمارا تعلق تھا۔ مسلمانوں کے بارے میں خاص طور پر یعقوبی عیسائیوں کا یہ خیال ہے کہ وہ بالکل رذیل خود غرض اور ان پڑھ لوگ ہیں۔ اور تجارت وغیرہ میں ہمیشہ دھوکہ بازی سے کام لیتے ہیں وغیرہ۔ جب میرے خاوند نے اسلام قبول کیا تو مجھے شدید صدمہ اور دھکہ پہنچا۔ میں نے ان کی شدید مخالفت کی۔ لیکن موصوف تردید عیسائیت اور تائید اسلام میں جو دلائل پیش کرتے تھے میں ان کا جواب نہیں دے پا رہی تھی اس وجہ سے محض اپنے خاوند کو دوبارہ عیسائیت میں لانے کی نیت سے اسلام اور عیسائیت کا موازنہ کرنے لگی۔ میں کئی دفعہ چرچوں میں جا کر اپنے شکوک کا ازالہ کرنے کی کوشش کرتی رہتی۔ لیکن پادریوں کی طرف سے مجھے کوئی تسلی بخش جواب نہیں ملتا تھا۔ دوسری طرف میرے ہر شک و شبہ کا ازالہ میرے خاوند کے علاوہ احمدی مبلغین فرماتے تھے۔ پادریوں کی اس سرد مہری کی وجہ سے میں چرچوں سے بد دل ہونے لگی۔ اس وجہ سے میں نے چرچوں میں آنا جانا بند کر دیا۔ جب میرے والدین اور خاندان والوں کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے شدید مخالفت شروع کی اور بہت دھمکیاں دینے لگے۔ میں اس وقت A-FINAL کی تیاری کر رہی تھی اسی دوران بعض احمدی گھرانوں سے میرے تعلقات قائم ہوئے۔ ایک موقعہ پر میرے خاوند ایک احمدی گھرانے کی شادی کی تقریب میں شرکت کے لئے گئے۔ وہ احمدی گھرانہ بھی قبول احمدیت کی وجہ سے اپنی برادری سے الگ تھلگ ہو گیا تھا۔ اس شادی کے موقعہ پر ان کے غیر احمدی رشتہ داروں کا یہ خیال تھا کہ اس شادی میں کوئی شرکت نہیں کریں گے۔ لیکن میں یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ اس گھر میں تمام احمدی بھائی اور بہنیں اکٹھے ہونے لگے۔ اور ہر ممکن تعاون اور مدد کرتے رہے۔ میں ان کی باہمی محبت اور پیار دیکھ کر حیران اور ششدر ہو کر رہ گئی۔ اس قسم کا پُر خلوص نظارہ مجھے کسی اور مذہب اور قوم میں نظر ہی نہیں آیا تھا۔ یہ میرے لئے ایک روحانی تجربہ تھا۔ میں اس گھر میں بیٹھ کر دل ہی دل میں عیسائیوں اور احمدیوں کے گھرانوں کے ماحول اور باہمی سلوک کا موازنہ کرتی رہی۔ اور میں نے مصمم ارادہ کر لیا کہ میں خلوص دل سے احمدیت کا مطالعہ کروں۔ چنانچہ میں اسی کام میں دن رات منہمک ہوتی رہی۔ اور بالآخر خدا تعالیٰ نے مجھ پر حق و صداقت روشن کر دی اور بفضلہ تعالیٰ جولائی ۱۹۸۷ء کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق حاصل ہو گئی۔

میں یہ بات واضح کرنا چاہتی ہوں کہ میں نے احمدیت اپنے خاوند کے احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے قبول نہیں کی تھی۔ بلکہ پوری تحقیق کے بعد اور مکمل اطمینان قلب حاصل کرنے کے بعد ہی میں نے یہ فیصلہ کیا تھا۔ جو پیار اور محبت مجھے احمدی بہنوں سے ملی اس کی نظیر مجھے کہیں اور نظر نہیں آئی۔ موصوفہ نے دوران تقریر کئی دفعہ جذبات سے مغلوب ہو کر رو پڑیں اور ان کی ہچکیاں بندھ گئیں۔ موصوفہ کی ایمان افروز تقریر نے ہر بہن کو بہت متاثر کیا۔ اور اجلاس کے بعد ہر ایک ان کے گلے مل کر اور بعض عمر رسیدہ عورتیں ان کو پیار کر کے اپنے خلوص کا اظہار کرتی رہیں۔ اس تقریر کے ساتھ پہلے اجلاس کی کاروائی ختم ہوئی۔

دوسرا اجلاس

ظہر و عصر کی باجماعت نمازوں کی ادائیگی کے بعد پُر تکلف کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس کے بعد ٹھیک ۲½ بجے محترمہ نفیسہ محمد صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کاکی ناڈ کی زیر صدارت عزیزہ انیسہ بیگم صاحبہ قائمقام صدر لجنہ [illegible] کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ دوسری نشست شروع ہوئی۔ محترمہ صدر صاحبہ نے پردہ کے احکام کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی کر احمدی مستورات کو پردہ پر پابند رہنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس کے بعد برکات خلافت کے عنوان پر محترمہ جاسمین صاحبہ (یلورو تی) نے اور احمدی مستورات کی ذمہ داریوں پر محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ (سیکرٹری تبلیغ لجنہ کروناگپلی) نے اسلام اور اخوت کے عنوان پر عزیزہ شاہینہ صدیق صاحبہ نے بہت پُر مغز تقریریں کیں۔ دوران جلسہ بعض بہنوں اور بچیوں نے عربی اور ملایالم نظمیں نہایت خوش الحانی سے سنا کر سب کو محظوظ فرماتی رہیں۔ آخر میں مکرمہ نادرہ جوزف صادق صاحبہ سیکرٹری لجنہ کوچین نے شکریہ ادا کیا۔ یہ بات خاص کر قابل ذکر ہے کہ موصوفہ کے خاوند جوزف صادق صاحب پہلے عیسائی تھے انہوں نے احمدیت قبول کرنے کے بعد ان سے شادی کی تھی۔

نئی بیعتیں

اس کے بعد دو بہنوں اور ایک بھائی نے بیعت کر کے اپنے آپ کو غلامان مسیح موعودؑ میں شامل کیا۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب بر عایت پردہ اور لاؤڈ سپیکر بیعت کی شرائط پڑھ کر سناتے رہے اور تمام بہنیں ان کو دہراتی رہیں یہ نظارہ بھی بہت پُر کیف اور ایمان افروز تھا۔ اس کے بعد محترم مولوی صاحب نے اختتامی

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۵ پر)

سیکرٹریانِ مال اور دیگر ذمہ دار عہدیداران متوجہ ہوں

خلاصہ سرکلر آمدہ از ایڈیشنل وکیل المال صاحب لندن

سیدنا حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۷ جون ۱۹۹۱ء کو امریکہ کی مجلس عاملہ کی میٹنگ میں مالی امور کے متعلق جو ہدایات دی تھیں ان کا خلاصہ سیکرٹریانِ مال اور دیگر ذمہ دار عہدیداران کی توجہ • آئندہ اِن ہدایات کے مطابق عمل کرنے کے لئے تحریر ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ـــــ "حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ۵۲ سال کی انتھک کوششوں سے جماعت کا موجودہ نظام بیت المال قائم ہوا ہے۔ اور اسی کا پھل ہم کھا رہے ہیں۔ جس جماعت میں سیکرٹری مال بہت منظم ڈھنگ سے کام کرے گا وہ جماعت کے لئے انتہائی مفید اور کارآمد ثابت ہو گا۔ اور اس کے خوشکن نتائج برآمد ہوں گے۔ جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے وہ سب کے سب اچھے ہیں۔ اب بھی کچھ تاریک پہلو ہیں جن پر روشنی ڈالنا ضروری ہے۔ کچھ لوگ بالکل چندہ نہیں دیتے اور وہ آنکھوں سے اوجھل رہتے ہیں۔ اِس لئے اُن کے پاس کوئی نہیں جاتا۔ گھر جاکر ملاقات کرنا بہت مفید ہوتا ہے۔ اور اس کے ناقابلِ یقین نتائج نکلتے ہیں۔

حضور نے مزید ہدایت فرمائی کہ ـــــ "سیکرٹریانِ مال وقتاً فوقتاً مناسب گروپوں میں ان لوگوں کی رپورٹیں کرتے رہیں جو چندہ جات کی ادائیگی نہیں کرتے۔ وہ یہ نہ سوچیں کہ حضور پہلے ہی بہت مصروف ہیں لہذا انہیں مزید پریشان کیوں کیا جائے۔ میرے لئے بہترین مدد یہی ہے کہ مجھے پوری معلومات فراہم کی جائیں"۔ (ایسی رپورٹیں نظارت بیت المال آمد کے توسط سے حضور انور کی خدمت میں بھجوائیں)

حضور نے فرمایا کہ ـــــ "مالی قربانیوں کی طرف راغب کرنے والی سب سے اہم چیز محبتِ الٰہی ہے یہی سب سے اعلیٰ تربیت ہے۔ لوگوں کے دِلوں میں اللہ کی محبت پیدا کریں گے تو لوگ بڑی سے بڑی قربانی سے گریز نہیں کریں گے۔ سیکرٹری مال کو میرے اُن خطبات سے پوری واقفیت ہونی چاہیئے جو مالی اُمور سے متعلق ہیں۔ اُن احمدیوں سے ذاتی طور پر ملیں جو چندہ بالکل یا شرح کے مطابق نہیں دیتے اُن کی ضمیر کو بیدار کریں۔ صرف صاحبِ ثروت لوگوں پر انحصار نہ کریں، عام لوگوں کی زیادہ اہمیت ہے۔

حضور نے بھارت کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ

"ہندوستان کے احمدی صحیح معنوں میں چندہ ادا نہیں کرتے تھے۔ مَیں نے ناظر بیت المال آمد قادیان کو لکھا کہ میرے خطبات کے اقتباسات نکال کر لوگوں کو سنائیں۔ اور بعد میں مجھے نتائج سے آگاہ کریں۔ قادیان سے جو اَب رپورٹیں موصول ہوئی ہیں وہ بڑی حیرت انگیز ہیں"۔

حضور نے فرمایا کہ ـــــ "اُمراء کے چندہ جات کا بھی تجزیہ کرنا چاہیئے۔ اور حکمتِ عملی سے اُن سے رابطہ قائم کرنا چاہیئے"۔

(خلاصہ سرکلر آمدہ از ایڈیشنل وکیل المال لندن)

حضورِ انور کے مندرجہ بالا ارشادات پر عمل کرنا ہم سب کے لئے نہایت ضروری ہے۔ سیکرٹریانِ مال کو چاہیئے کہ وہ وصولی کے نظام کو ازسرِنو جائزہ لے کر منظم کریں۔ اُن کو اور دیگر ذمہ دار عہدیداران کو یہ نگرانی کرتے رہنا چاہیئے کہ آیا تمام افرادِ جماعت باقاعدہ اور باشرح چندہ ادا کر رہے ہیں یا نہیں۔ جو چندہ ادا نہیں کر رہے ہیں۔ اُن سے بار بار ملاقاتیں کرنی چاہئیں۔ اور اپنی کوششوں کے ساتھ دُعائیں بھی کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو مالی قربانی کی اہمیت کو سمجھنے اور اس کی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق عطا کرے۔ آمین ٭

(نظارت بیت المال آمد قادیان)

درخواستہائے دُعا

★ ـــــ خاکسار سینے میں جلن، پیٹ کے نچلے حصّہ میں تکلیف اور کئی عوارض کے باعث صدر شفاخانہ چار مینار میں زیرِ علاج ہے۔ شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(خاکسار: سید احمد انور معلّم وقفِ جدید چینور علاقہ ورنگل)

★ ـــــ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم ڈاکٹر مومن صاحب لطیف جو آجکل بیرونِ ملک میں اپنی کلینک کھولی ہے۔ اس کلینک کی کامیابی کے لئے نیز خاکسار کے بچوں کے لئے اور اپنے کاروبار میں برکت کے لئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ اعانتِ بدر میں اکیس روپے ادا کئے ہیں۔ (خاکسار احمد لطیف صدر جماعت جے پور)

ضروری اعلان بسلسلہ واپسی ریلوے ریزرویشن برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۹۱ء

جیسا کہ احبابِ جماعت کو معلوم ہے امسال ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۹۱ء کو قادیان میں ہونے والا جلسہ سالانہ تاریخی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ یہ جلسہ سالانہ صد سالہ ہے۔ علاوہ ازیں اِس جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شرکت بھی متوقع ہے۔ اِس لحاظ سے احبابِ جماعت کی کثیر تعداد میں اس جلسہ میں شرکت کی تحریک کی جاتی ہے۔ اِس بابرکت سفر کے لئے احباب ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ احبابِ جماعت کی سہولت کے لئے دفتر جلسہ سالانہ کی جانب سے قادیان سے واپسی کے لئے ریلوے ریزرویشن اُن کی درخواست پر کرائے جانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو احباب اِس سہولت سے فائدہ اٹھانے کے خواہشمند ہیں وہ مندرجہ ذیل کوائف سے جلد مطلع فرما دیں:۔

۱۔ تاریخ واپسی ریزرویشن ۲۔ اسٹیشن کا نام جہاں تک ریزرویشن کرانی مقصود ہے۔
۳۔ درجہ فرسٹ کلاس/سیکنڈ کلاس/ A.C. 2 یا 3 ـــ ٹائر سلیپر۔
۴۔ ٹرین کا نام اور نمبر ۵۔ سواریوں کے نام۔ عمر اور جنس۔
۶۔ پورے ٹکٹ اور نصف ٹکٹ کی وضاحت۔ نصف ٹکٹ گیارہ سال کی عمر تک لگتا ہے۔

چونکہ ریزرویشن کافی عرصہ پہلے کرانی ہوتی ہے لہذا اس سلسلہ میں اطلاع جلد از جلد بھجوائی جائے تاکہ حسبِ خواہش ریزرویشن کرانے میں سہولت ہو۔ ریزرویشن کے لئے خط بھجوانے کے ساتھ ہی مہربانی فرما کر کرایہ و اخراجات کی رقم بھی بذریعہ M.O. یا بنک ڈرافٹ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کو تفصیل کے ساتھ بھجوائیں۔ اور اس کی اطلاع دفتر جلسہ سالانہ کو بھی دی جائے۔

آجکل اکثر اسٹیشنوں سے واپسی کا بھی ریزرویشن بذریعہ کمپیوٹر کرنے کا انتظام ہے۔ احبابِ جماعت اِس سہولت سے بھی فائدہ اٹھائیں۔ البتہ اگر کسی باعث اِس انتظام کے ذریعہ فائدہ اٹھایا جانا ممکن نہ ہو تو پھر مندرجہ بالا کوائف سے مطلع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں احبابِ جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

لجنہ ہائے اماء اللہ حلقہ شمالی کیرلہ کا کامیاب کیمپ بقیہ صفحہ (۱۴)

خطاب فرماتے ہوئے نہایت تفصیل سے جماعت احمدیہ کی دوسری صدی شروع ہونے کے بعد جو انقلابات دنیا میں رُونما ہوتے رہے ان کا ذکر کر کے بتایا کہ یہ تمام انقلابات احمدیت کے ذریعہ اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے رستے ہموار کرنے والے ہیں۔ اِس وقت واقفینِ نَو کی ماؤں کی یہ عظیم ذمہ داری ہے کہ اپنے بچوں کی صحیح طور پر تعلیم و تربیت کریں۔ کیونکہ وہ کل کی دنیا کے معلّم بننے والے ہیں۔

اس کے بعد مولوی صاحب نے ایک لمبی اور پُر درد اجتماعی دُعا کروائی۔ اس طرح ہمارا یہ کیمپ نہایت رُوح پرور ماحول میں اختتام پذیر ہوا۔ اس کیمپ کی کامیابی پر تمام بہنیں خوش تھیں اور باہم مبارکباد پیش کر رہی تھیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس جوش و خروش کو ہماری بہنوں میں برقرار رکھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے فرائض ادا کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

★ ـــــ مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کرڈاپلی لکھتے ہیں کہ مکرم شمس الدین خان صاحب معلّم وقفِ جدید پیٹ اور انتڑیوں میں زخم ہونے کی وجہ سے تشویشناک طور پر بیمار ہیں ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا ہے جس پر کثیر اخراجات متوقع ہیں لہذا معلّم موصوف کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔ (ناظم وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان)

★ ـــــ مکرم عبد النبی صاحب آف کوکوُر بعارضہ کینسر علیل ہیں اور ورنگل میں زیرِ علاج ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے خصوصی دُعا کی درخواست ہے (خاکسار: منیر الحق مبلّغ سلسلہ کوکوُر)

★ ـــــ خاکسار اکثر معدہ کی تکلیف سے دوچار رہتا ہے کامل شفایابی کے لئے نیز خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ نے ٹیچروں کی اسامیوں کے لئے انٹرویو دیا ہے اس میں سیلیکشن کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار:۔ محمود احمد پرویز سیکرٹری مال کالابن وہارکہ (پونچھ)

دعائے نعم البدل

عزیزم مکرم عبد الرحمان صاحب خالد ابن مکرم حافظ عبد العزیز صاحب درویش مرحوم کا نومولود بیٹا مورخہ ۹/۹۱ کی شام بقضائے الٰہی فوت ہو گیا انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔ احبابِ کرام دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں نعم البدل عطا فرمائے اور تمام اہلِ خانہ کو صبرِ جمیل کی توفیق دے اور تمام پریشانیوں سے نجات دے آمین۔

(قائمقام ایڈیٹر)

تقاریبِ نکاح و شادی

● — مکرمہ نادرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب گجراتی درویش قادیان کا نکاح مکرم مقصود احمد صاحب قمر ابن مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب وڈرائچ آف دار الرحمت وسطی ربوہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے بتاریخ ۱۹ر مارچ ۱۹۹۱ء دار الضیافت ربوہ میں پڑھا۔ اسی روز شادی اور رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ اگلے روز مسنون دعوتِ ولیمہ کا انتظام کیا گیا۔ اس رشتہ کے جانبین کے لئے باعثِ خیر و برکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (ادارہ بدر)

● — مسماۃ سلیمہ بیگم صاحبہ بنت مکرم سید سلیمان صاحب کا نکاح ہمراہ مکرم رشید احمد صاحب ولد مکرم محمد یسین شریف صاحب مرحوم حیدرآباد آفیسرس بیس ملک پیٹھ حیدرآباد میں بتاریخ ۲۸ اپریل ۹۱ء مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ نے پڑھا۔ مکرم سید سلیمان صاحب اور مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے ستر روپے اعانتِ بدر و شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں فجزاھما اللہ تعالیٰ۔

● — عزیزہ فرحت جہاں بنت مکرم محمد حنیف صاحب فلک نما حیدرآباد کی تقریب رخصتانہ ہمراہ عزیز انصار احمد صاحب ابن مکرم محمد رفیع الدین صاحب صدر جماعتِ احمدیہ ظہیرآباد اور عزیزہ ساجدہ پروین صاحبہ بنت مکرم محمد معین الدین صاحب ساکن چندا پور کی تقریب رخصتانہ ہمراہ عزیز اخلاق احمد صاحب ابن مکرم محمد رفیع الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ ظہیرآباد یکم ستمبر ۱۹۹۱ء احمدیہ جوبلی ہال میں عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو دینی و دنیاوی لحاظ سے باعثِ خیر و برکت بنائے۔ آمین۔ اس خوشی کے موقعہ پر مکرم محمد رفیع الدین صاحب اور مکرم محمد حنیف صاحب فلک نما اور مکرم محمد معین الدین صاحب نے مجموعی طور پر ۱۳۰/- روپے اعانتِ بدر اور شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ فجزاھم اللہ تعالےٰ خیراً۔

(خاکسار:- ایم۔ اے۔ ستار۔ سیکرٹری رشتہ و ناطہ حیدرآباد)

ولادتیں

● — خاکسار کی لڑکی عزیزہ منصورہ بیگم اہلیہ مکرم جلال الدین صاحب آف شاہجہانپور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۳/۶/۹۱ بروز عید الاضحی دوسرے لڑکے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے بچے کا نام ازراہِ شفقت "سعید الدین" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم حافظ الہ دین صاحب درویش مرحوم کا نواسہ اور مکرم حمید الدین صاحب آف شاہجہانپور کا پوتا ہے۔ یہ بچہ "وقفِ نو" کی تحریک میں شامل ہے۔ احباب سے بچہ کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور نیک و صالح و خادم دین بننے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ اعانتِ بدر میں ۲۵/- روپے ادا کئے ہیں۔ (خاکسار مبارکہ بیگم بیوہ حافظ الہ دین صاحب)

● — مورخہ ۸/۹/۹۱ کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے جو تحریک وقفِ نو میں شامل ہے۔ نومولودہ کی صحت و سلامتی۔ درازیٔ عمر۔ صالحہ اور خادمۂ دین بننے کیلئے درخواستِ دعا ہے۔ اس خوشی میں خاکسار نے ۲۵/- روپیہ اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔
(خاکسار - فضل عمر مبلغ سلسلہ موسی بنی مائنز)

حکمِ آقا سر آنکھوں پر!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نظم "وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو" جو جلسہ سالانہ U.K ۱۹۹۱ء کے موقعہ پر پڑھی گئی تھی۔ اس کے جواب میں ربوہ سے مکرمہ سیدہ ساجدہ تبسم بخاری صاحبہ نے چند اشعار لکھ کر حضور انور کی خدمتِ اقدس میں بھجوائے جو قارئین کرام کی ضیافتِ طبع کے لئے شائع کئے جا رہے ہیں ——— (قائمقام ایڈیٹر)

ہم صبح و مساء دن رات چلیں گے
لیکن اُن کے ساتھ چلیں گے

وقت ہے کم پرواہ نہیں ہے
نصرتِ حق ہے ساتھ چلیں گے

ساری دُنیا راہیں روکے!!
جیسے ہوں حالات چلیں گے

روکے گی نہ راہ ہماری!
آندھی یا برسات چلیں گے

حکمِ آقا سر آنکھوں پر
ردّ نہ ہوگی بات چلیں گے

تنہا تو ہم چل نہیں سکتے
تھام کے ان کا ہاتھ چلیں گے
(ان شاء اللہ تعالیٰ)

بہترین ذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور بہترین دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے۔ (ترمذی)
C.K. ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339
(KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

ارشادِ نبوی ؐ
اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ
(دُنیا آخرت کی کھیتی ہے)
منجانب: یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

SUPER INTERNATIONAL
PHONE NO.
OFF :- 6378622
RESI.- 6233389
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS)
PLOT NO. 6. TARUN BHARAT CO-OP. SOCIETY LTD.
OLD CHAKALA, SAHAR ROAD,
(ANDHERI EAST) BOMBAY - 800099

قادیان میں مکان و پلاٹ وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے ملیں
نعیم احمد ڈار
احمدیہ پراپرٹی ڈیلر
احمدیہ چوک قادیان

طالبِ دعا
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶ ... کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔"
(کشتی نوح)
پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!
Starline
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
CALCUTTA - 700015.

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
YUBA
یاماہا ... کلکتہ ۷۰۰۰۷۲
ٹیلیفون نمبر:
۴۳ ـــ ۶۰۸ ـــ ۱۳۷ ـــ ۵۰۰